



مسک  
الحق حد  
کادای

لاہور  
الحق حد

مرکز جمعیت  
الحق حد  
پاکستان  
کارتھال

شماره: 48

جلد: 46

جلد: 46

نبی مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ

سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت

چالیس ارب روپے کا ٹیکس  
عوام کا کچھ مرزا کرنے کے مترادف!

نبی جیٹ

اسلام دشمن طاقتوں نے  
مسلمانوں پر غیر اعلانیہ  
صلیبی جنگ  
مسلط کر رکھی ہے۔

امیر محترم شاہ جاد میر

قرآن و سنت  
کی روشنی میں

- نماز میں صف بندی۔۔۔!!؟
- قرآنی شفا کے آداب۔۔۔!!؟
- مالِ زکوٰۃ سے خود استفادہ کرنا۔۔۔!!؟

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ  
معلمِ مدینہ اور شہیدِ احد

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## خوش گفتاری

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾ (الاسراء)

”اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں، کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈالتا ہے بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔“

قرآن مجید کی خوبصورت وصیتوں پر انسان اگر عمل پیرا ہونے لگے تو وہ باوقار شخصیت کا مالک اور حسن اخلاق کا پیکر بن جائے کیونکہ قرآن ہی ایک ایسی کتاب عظیم ہے جس میں مختلف حالات میں انسانی نفسیات کے مطابق بہتر اخلاق، اعمال اور اقوال کا حکم دیا گیا ہے جو دنیا اور آخرت کی سعادت کا موجب ہے۔ مذکورہ آیت میں بھی اللہ نے اپنے بندوں کو شیریں اور خوش کلام رہنے کی تلقین کی ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو دشمن کو بھی زیر کرنے کا باعث بنتی ہے اور اسی سے خلق جمیل اور عمل صالح کا چشمہ پھوٹتا ہے۔ اور لوگ بھی ایسے ہی شخص کے گرد جمع ہوتے ہیں جو زبان کا میٹھا اور نرم کلام کرنے پر قادر ہو، یہی خصوصیت نبی کریم ﷺ کی بھی تھی جسے قرآن میں کچھ یوں نقل کیا گیا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ ظَعْنًا عَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نَقُصُّوْا

مِنْ حَوْلِكَ﴾ (ال عمران: 159)

”اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ تند خوا اور سنگدل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔“

مشرکین مکہ، اصحاب رسول ﷺ کو اذیتیں دیا کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کے اس رویہ کی شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ”میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں۔“ ایک اور روایت میں ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک کافر نے گالی دی تو اللہ نے انہیں غفور و رزاکار معاملہ کرنے اور بری بات کا جواب بھی اچھے کلام اور نرم گفتگو سے دینے کی تلقین کرتے ہوئے درج بالا آیت نازل فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جہاں عقائد کی درستگی، عبادات میں خلوص اور معاملات میں بہتری لانے کی تلقین کی وہیں ان لوگوں سے نرم اور اچھے انداز سے گفتگو

کرنے کا بھی عہد لیا: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة: 83)

”اور لوگوں سے اچھی گفتگو کرو۔“

جس انسان کو اپنی زبان پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے تو پھر تمام معاملات بھی اسی کے اختیار میں رہتے ہیں۔ اس لیے کوشش کرنا چاہیے کہ انسان میٹھے بول بولے اور زبان کی تلخی سختی سے اپنے آپ کو بچائے یہی قرآن کی نصیحت ہے۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## سود خوری

[عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ أَكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدِيَهُ، وَكَاتِبَهُ." (مسند أحمد، حسن لشواهدہ)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے دونوں گواہوں اور سود کا حساب لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے سود کو تمام آسمانی شریعتوں میں حرام قرار دیا ہے اور اسے حرام کرنے کا سبب یہ ہے کہ یہ نقصان دینے والا کام ہے۔ اس سے افراد کے درمیان دشمنی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے سے تعاون کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ تمام شریعتیں تعاون، ایثار اور باہمی تعلق کو قائم رکھنے کی طرف دعوت دیتی ہیں۔ سودی کاروبار سے خود غرضی اور نفس پرستی جنم لیتی ہے اور ہمدردی کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ سود خور بغیر محنت مال حاصل کر لیتا ہے اور دوسروں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ جبکہ اسلام نے تعلیم دی ہے کہ ایک مسلمان اپنے مجبور بھائی کو قرض حسد دے کر اس کی ضرورت پوری کرے اور ثواب حاصل کرے جبکہ سودی نظام میں ثواب کا کوئی تصور نہیں ہے۔ وہاں تو صرف پیسہ کمانے والی بات ہے۔ کچھ لوگ رقم ادھار دے کر اس پر اضافی رقم وصول کرتے ہیں اور کچھ جنس کے بدلے زیادہ جنس لیتے ہیں۔ مثلاً کسی نے ایک من گندم ادھار لی اور وعدہ لیا کہ فصل پکنے پر ایک من کی بجائے سوا من گندم دوں گا۔ یہ دونوں صورتیں سود کی ہیں لینے والا اور دینے والا دونوں خطا کار ہیں۔ قرآن پاک میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے۔“ اور حکم دیا کہ سود چھوڑ دو اور اصل مال حاصل کرو۔ مزید فرمایا: ”جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اپنے قدموں پر کھڑے نہیں ہو سکیں گے بلکہ مضبوط الحواس کی طرح گرتے پڑتے رہیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سات مہلک کاموں سے بچنے کی تاکید فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے عرض کیا وہ کون سے کام ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جاؤ کسی جان کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور مومن پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

مذکور بالا حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے سود کے معاملے میں پانچ لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے والا دینے والا، لکھنے والا اور دونوں گواہ گناہ میں برابر شریک ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ ”سود کے ننانوے گناہ ہیں سب سے کم تر گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی انسان اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔“ اسی بنا پر تمام آسمانی شریعتوں میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ سود کبھی پنپ نہیں سکتا اور نہ ہی فائدہ مند ہو سکتا ہے جبکہ تجارت نفع بخش کام ہے۔

## نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز!

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اپنے سابقہ دور وزارت میں قوم کو یہ نعرہ دیا تھا کہ ”قرض اتارو..... ملک سنوارو“ پورے ملک سے خاص و عام نے بڑی تیزی کے ساتھ اس فنڈ میں عطیات جمع کرانے شروع کر دیئے تھے تاکہ آئی ایم ایف کی کڑی شرائط سے ملک کی خلاصی ہو سکے۔ مگر مارشل لاء کی بلائے بے درماں نے آلیا اور یہ نیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ اب حکومت نے شاید ”قرض بڑھاؤ..... ٹیکس لگاؤ“ کی پالیسی اپنائی ہے اور وہ سالانہ بجٹ پریکٹس کے حوالے سے سیر نہیں ہوتی۔ حکومت کے ریکارڈ کے مطابق ۳۲ لاکھ امیر لوگ ٹیکس ادا نہیں کرتے، ان سے وصول کرنے کی بجائے جب چاہا منتخب ایوانوں کی منظوری کے بغیر ہی عوام کو غیر پیداواری اخراجات کے لیے بالواسطہ ناروا ٹیکسوں سے زیر بار کر دیا۔ یہ حکمرانی کی گھٹیا مثال ہے۔ چنانچہ اس ماہ کے آغاز میں ہی وفاقی حکومت نے ۲۰۱۵ء-۲۰۱۶ء کا منی بجٹ لاتے ہوئے چالیس ارب روپے کے نئے ٹیکسز نافذ کر دیئے ہیں جن کے تحت ۶۱ اشیاء پر پانچ سے دس فیصد مزید ریگولیٹری ڈیوٹی نافذ کر دی گئی ہے۔ جبکہ ۲۸۹ اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں مزید پانچ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مختلف سیکٹرز کے خام مال اور مشینری آلات کے علاوہ دیگر تمام درآمدات کی بے شمار اشیاء پر پہلے سے موجود کمزور ڈیوٹی کی شرح میں مزید ایک فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے جبکہ استعمال شدہ پرانی گاڑیوں کی درآمد پر عائد ڈیوٹی بھی بڑھا دی گئی ہے۔

وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے بڑے طمطراق سے کہا ہے کہ ”حالیہ منی بجٹ میں ٹیکس صرف پر تعیش اشیاء پر لگایا گیا ہے۔“ یہ بھی کہا کہ ”ٹیکسز اور ریگولیٹری ڈیوٹی میں حالیہ اضافے سے عام آدمی متاثر نہیں ہو گا۔“..... ہم وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کے نزدیک عام آدمی کون ہے؟ کیا ٹی وی، کچھ، صابن، شیمپو، ٹوتھ پیسٹ، دودھ، دہی، سبزیاں، بسکٹ، مرغی، مچھلی، شہد، پھل اور پیاز وغیرہ استعمال کرنے والے لوگ عام آدمی کی حیثیت نہیں رکھتے؟

ملک میں لوڈ شیڈنگ اور کساد بازاری کی وجہ سے کارخانے بند ہو رہے ہیں جس سے بیروزگاری بڑھ رہی ہے۔ لوگ مہنگائی کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اس منی بجٹ سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہو گا۔ اس کا مداوا کیسے ہو گا؟ پاکستان کے چیف جسٹس انور ظہیر جمالی نے پاکستان بار کونسل اور لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ بد انتظامی اور کرپشن نے پاکستان کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ ہر ادارہ اپنا کام کرنے کی بجائے دوسروں پر تنقید کر رہا ہے۔ ہم بطور قوم بے یقینی اور بے بسی کا شکار ہیں۔ مسائل کے حل کے لیے کوئی میٹھا نہیں آئے گا ہمیں خود سر جوڑ کر بیٹھنا ہو گا۔“..... شاید حکمران اس بات پر غور و فکر کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

سننے میں آیا تھا کہ پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں میں کمی کی جائے گی۔ کیونکہ بین الاقوامی سطح پر تیل کے نرخ کم ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خواب تو شرمندہ تعبیر نہ ہوا البتہ مٹی کے تیل اور لائٹ ڈیزل کے نرخوں میں ۳۶ پیسے اور ۷۹ پیسے فی لیٹر کمی کر کے ”دریا دلی“ کا ثبوت دیا ہے جس پر صارفین بے حد ”خوشی“ کا اظہار کر رہے ہیں۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ غیر پیداواری اخراجات میں کمی کی جائے غیر ملکی دوروں پر اخراجات کم کیے جائیں۔ جن سرمایہ داروں نے بیرون ملک اثاثے بنا رکھے ہیں وہ اپنی دولت اپنے ملک واپس لائیں اور یہاں کاروبار کریں تا کہ ملک سے بیروزگاری ختم ہو سکے اور لوگ سکھ کا سانس لے سکیں۔ حکومت نے ”یہ خوشخبری“ بھی دی ہے کہ جنوری سے گیس کے نرخوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ لوگ مہنگائی سے پہلے ہی تنگ آ چکے ہیں، ان پر مزید بوجھ ڈال کر ان کا جینا دوہر نہ کیا جائے۔ یہ خبر بھی آئی ہے کہ بجلی کے نرخوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر حکمران اپنے

مدیر اعلیٰ  
بیت الہدیٰ  
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 اللہ اور رسول اللہ کی پکار پر لبیک (حظہ حرم)
- 10 محبت رسول
- 13 سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت
- 16 سیدنا مصعب بن عمیرؓ
- 20 عقیدت کے پھول بخور رسول مقبول (نغم)
- 21 داعش، سلفیت اور شیخ محمد بن عبدالوہاب
- 22 یاد و رفقا..... شیخ الحدیث محمد بن عبداللہ
- 23 ردّ قادیانیت..... علمائے اہلحدیث.....
- 24 برطانوی مسلمان امن پسند ہیں
- 26 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ترسیل زر ممبر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)  
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 ٹیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadiith@yahoo.com

بدل اشتراک

- سالانہ ..... 500/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
بذریعہ وی بی ..... 550/- روپے  
بیرونی نمائند سے ..... 5500/- روپے  
فی پرچہ ..... 15/- روپے

بیت الہدیٰ پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان  
کے لئے ”المسیرہ پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن بی ٹی روڈ شاہدرہ  
لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

دعوتوں کے مطابق ملک کی دولت لوٹنے والوں سے ایک ایک پیسہ واپس لانے کا اہتمام کریں۔ اگر اس پر عمل کر لیں تو ٹیکس لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی اور وعدے بھی پورے ہو جائیں گے۔

## اسلام دشمن طاقتوں نے مسلمانوں پر غیر علانیہ صلیبی جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ پروفیسر ساجد میر

فرانس میں دہشت گردی انٹیلی جنس کی ناکامی ہے مساجد کی بندش مسئلہ کا حل نہیں۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں نے مسلمانوں پر غیر علانیہ صلیبی جنگ مسلط کر رکھی ہے ہمیں اس کا احساس تک نہیں۔ فرانس میں دہشت گردی انٹیلی جنس کی ناکامی ہے، مساجد کی بندش مسئلہ کا حل نہیں۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پیرس میں ہونے والے حملے کی پوری مسلم دنیا نے مذمت کی مگر اس کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنانا درست پالیسی نہیں، یورپ میں مسلمانوں کا جینا محال کیا جا رہا ہے۔ شام کی گلیوں میں خون بہا کر امن قائم نہیں کیا جاسکتا؟، چند عناصر کی دہشت گرد سرگرمیوں کی آڑ میں معصوم بچوں اور خواتین کا قتل عام کہاں کی انسانیت ہے۔ دہشت گردی کی قیمت سب سے زیادہ مسلمانوں نے چکانی ہے۔ مسلمان کسی نہ کسی انداز میں اس جنگ کا ایندھن بن رہے ہیں۔ اب صلیبی جنگ امریکہ، برطانیہ اور دیگر عیسائی ممالک میں نہیں عالم اسلام کے بڑے مراکز عراق، کشمیر، شام، فلسطین، افغانستان، پاکستان کے اندر لڑی جا رہی ہے اور کئی دوسرے مسلم ممالک اس کی زد میں آنے والے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مسلم ممالک میں سیاسی بے چینی، معاشی عدم استحکام، دھماکے، خودکش حملے، انتہا پسندی، اشرافیہ کا انتہائی طاقتور نیٹ ورک اور حکمرانوں کی ہر قیمت پر اقتدار میں رہنے کی خواہش نے انہیں اغیار کا دست نگر بنا کر رکھ دیا ہے۔ عراق، فلسطین، لیبیا، شام، افغانستان اور دیگر کئی مسلمان ملک اب اتنے کمزور کر دیئے گئے ہیں کہ اپنا دفاع کرنے کے بھی قابل نہیں رہے لیکن مسلمان حکمران خواب غفلت میں اتنے مدہوش ہیں کہ انہیں مستقبل کی کوئی فکر ہے نہ عوام کی خبر۔ انہوں نے کہا کہ آج اسلام دشمن طاقتوں نے مسلمانوں پر غیر علانیہ صلیبی جنگ مسلط کر رکھی ہے ہمیں اس کا مطلق احساس تک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا کے بیشتر مسلم ممالک میں مختلف جیلوں بہانوں سے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ کہیں دہشت گردی کی آگ پھیلی ہوئی ہے کہیں فرقہ واریت اور لسانی جھگڑے معمول بن گئے ہیں۔ خودکش حملے، بم دھماکے، ٹارگٹ کلنگ کے مسائل نے پوری مسلم امہ کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ ایسی سوچ اور فکر نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم، سماجی انصاف نہ ہونے اور میرٹ کا قتل عام ہونے کے باعث لوگ مختلف گروہوں، غیر ممالک اور تنظیموں کے آلہ کار بن کر اپنے ہی ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہمارے دل و دماغ میں ایک جنگ لڑی جا رہی ہے۔

## تبدیلی بیلٹ سے آتی ہے بٹ سے نہیں حکومت اور فوج میں تصادم عمران خاں کی خواہش ہے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ تبدیلی بیلٹ سے آتی ہے بٹ سے نہیں۔ حکومت اور فوج میں تصادم عمران خاں کی دیرینہ خواہش ہے جو اب پوری نہیں ہو سکتی۔ بلدیاتی انتخابات کے تیسرے مرحلے میں پنجاب اور سندھ میں پی ٹی آئی کی شکست عمران کے زوال کی علامت ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جماعت کے سینئر راہنما حاجی نذیر احمد انصاری کی والدہ کی نماز جنازہ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ لبرل ازم کے خلاف تقریریں کرنے والوں کو پی ٹی آئی سے اتحاد زیب نہیں دیتا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کیفیورنیا دہشتگردی میں پاکستانی نژاد خاتون کا مبینہ ملوث ہونا اس کا ذاتی فعل ہے مگر بد قسمتی سے اسے اب اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے جو سراسر غلط اور نا انصافی ہے۔ اس کے کسی فعل کی ذمہ داری پاکستان پر عائد نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ فرانس اور امریکہ میں حالیہ دنوں جو اندوہناک واقعات ہوئے اسکی پوری دنیا میں بلا امتیاز مذمت کی گئی۔ دنیا میں خصوصی طور پر امریکہ اور یورپ میں قتل و غارت کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں بھی درجنوں افراد غیر مسلم خبیٹی لوگوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ ان کے اقدام کو مذہب کیساتھ نہیں جوڑا گیا جبکہ ایسے اندوہناک واقعات کے مرتکب مسلمانوں کے نام والے ہوں تو فوری طور پر مسلمانوں کو مورد الزام ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرانس میں بھی دہشتگردی کے بعد حکومت کی طرف سے مسلمانوں کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ 7 مساجد بند کر دی گئیں اور مزید 160 کو بند کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اتنی تعداد میں مساجد کو بند کیا گیا تو مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہونا فطری امر ہے۔ اس سے بین المذاہب ہم آہنگی کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو کسی کے بھی مفاد میں نہیں اس کو دہشتگرد اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب  
مولانا  
حافظ  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات اسلامیہ  
سلمان کالونی میاں پٹنن فاضل پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## نماز میں صف بندی

### سوال

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ جب نماز باجماعت ہوتی ہے تو صف بندی کا اہتمام نہیں کیا جاتا، امام صاحب بھی اس طرف توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی مقتدی حضرات اس کا خیال رکھتے ہیں، براہ کرم صف بندی کی اہمیت کو اجاگر کریں۔

### جواب

دوران نماز صف بندی نماز کے اہم مسائل میں سے ہے جس کے ساتھ ہماری اجتماعی زندگی کی بہت سی اقدار وابستہ ہیں، لیکن ہم اس اہم فریضہ سے غفلت کا شکار ہیں۔ امام حضرات کا فرض ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کی صف بندی کا اچھی طرح جائزہ لیں اور ان کی درستی کے لیے تمام امکاناتی وسائل استعمال کریں۔ صف بندی سے مراد یہ ہے کہ ترتیب وار پہلی صفوں کو مکمل کیا جائے، جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو دوسری صف میں کھڑا ہونا درست نہیں۔

صفوں کے درمیان جو فاصلہ یا شگاف ہوا ہے اچھی طرح پر کیا جائے پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا ہونا چاہیے۔

دوران نماز اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ کسی فرد کا سینہ یا جسم کا کوئی حصہ اس کے پہلو میں کھڑے دوسرے نمازی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”تسویۃ الصفوف سے مراد صف میں نمازیوں کا ایک ہی سمت میں برابر کھڑا ہونا اور جو فاصلہ ہوا ہے ختم کرنا ہے۔“ (فتح الباری: ج ۲ ص ۲۶۸)

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنی صفوں کو بالکل برابر اور سیدھا کر، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔“ (بخاری، الاذان: ۷۱۷)

ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔“ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۶۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے اس کی اہمیت بایں الفاظ بیان کی ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان نمازیوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔“ (مسند احمد: ج ۶ ص ۶۷)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص صفوں کو ملائے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمت سے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔“ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۶۶۶)

صف بندی کی اہمیت کا درج ذیل امور سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے صف بندی کو اقامت صلوٰۃ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا اقامت نماز سے ہے۔“ (بخاری، الاذان: ۷۲۳)

صف بندی مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دوست رکھنے اور باہمی صلہ رحمی کا عظیم سبب ہے کیونکہ اگر صف بندی کا اہتمام نہ ہو تو ایسا عمل باہمی نفرت اور اختلافات کی عکاسی کرتا ہے جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ”تم اپنی صفوں کو بالکل برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔“

نماز میں صف بندی ہمیں سابقہ امتوں سے ممتاز کرتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہمیں انسانوں پر تین اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے ایک یہ ہے کہ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صف بندی کی مانند قرار دیا گیا ہے۔“ (مسند امام احمد: ج ۵ ص ۳۸۳)

صف بندی دوران نماز شیطان کی مداخلت کو ختم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنی صفوں کو درست کرو اللہ کی قسم! میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ شگافوں سے صف میں گھس آتا ہے۔“ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۶۶۷)

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ ہم دوران نماز صف بندی کا اہتمام کریں اور اس کے متعلق غفلت سے کام نہ لیں۔ واللہ اعلم!

## مالِ زکوٰۃ سے خود فائدہ اٹھانا

### سوال

میں نے ایک لائبریری قائم کی ہے اس میں مالِ زکوٰۃ اور فطرانہ وغیرہ سے کتابیں خرید کر جمع کرتا ہوں۔ اس لائبریری سے خود بھی استفادہ کرتا ہوں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لیے دیتا ہوں۔ میرا یہ عمل شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟ وضاحت کریں۔

### جواب

قرآن وحدیث کی رو سے مالِ زکوٰۃ یا فطرانہ کو اپنے استعمال میں لانا بالاتفاق ممنوع اور ناجائز ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو اپنا گھوڑا فی سبیل اللہ دیا اس نے اس گھوڑے کو ضائع کر دیا اور فروخت کرنے کے لیے لگا دیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خریدنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے مت خریدو! اپنے صدقہ کو اپنی طرف مت لوٹاؤ اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے عوض



فروخت کرنے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینا اس طرح ہے جیسا کہ کتے کر کے چاٹتا ہے۔“ (بخاری الزکوٰۃ: ۱۳۹۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات کی ہوئی چیز سے خود استفادہ کرنا ناجائز ہے، مصارف زکوٰۃ کی تعیین خود قرآن کریم نے بیان کر دی ہے، مال زکوٰۃ کو انہی مصارف ثنائیہ میں خرچ کرنا چاہیے اس سلسلہ میں بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

صورت مسئلہ میں سائل نے اپنے گھر میں ایک لائبریری قائم کی ہے اور اس میں اپنی زکوٰۃ اور فطرانے سے کتب خرید کر رکھی جاتی ہیں، یہ صرف غرباء اور مساکین کا حق ہے، مال زکوٰۃ انہی پر خرچ ہونا چاہیے، حدیث میں ہے کہ پانچ صورتوں کے علاوہ کسی غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں:

① جو اللہ کی راہ میں غازی اور مجاہد ہو۔

② صدقات کو اکٹھا کرنے پر مامور ہو۔

③ چٹی بھرنے والا ہو۔

④ اپنے مال سے صدقہ کی چیز خریدنے والا ہو۔

⑤ وہ آدمی کہ کوئی مسکین اس کا ہمسایہ ہو اس مسکین کو صدقہ دیا گیا ہو تو اس نے کسی غنی کو ہدیہ دیا ہو۔ (ابوداؤد الزکوٰۃ: ۱۶۳۵)

ان احادیث و آثار کا تقاضا ہے کہ انسان کسی بھی طریقہ سے اپنی زکوٰۃ اور فطرانے کو اپنے مصرف میں لانے کی کوشش نہ کرے۔ صورت مسئلہ میں سائل کو چاہیے کہ اگر وہ لائبریری سے استفادہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے حلال پاکیزہ مال سے کتب خریدے جو مال زکوٰۃ سے نہ ہو۔

## قرآنی شفاء کے آداب

**سوال** میری بہن کافی عرصہ سے بیمار ہے، ہم نے بہت سے روحانی عاملوں سے رابطہ کیا ہے، لیکن ان کے دم جھاڑ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا جبکہ قرآن کریم سے دم کرنا تو سراسر شفاء ہے، براہ کرم میری اس پریشانی کو دور کریں۔

**جواب** اس امر میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم سے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جاسکتا ہے اور اس میں مکمل شفاء ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے قرآن کو لوگوں کے لیے شفاء اور رحمت بنایا ہے۔“ (الاسراء: ۸۲)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ دم کے ذریعے علاج کرنا بھی مفید ترین طریقہ ہے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی بہت نفع مند ذریعہ ہے جس سے پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ اس کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اسی طرح قرآنی آیات اور دیگر دم جھاڑ سے اگر شفاء نہیں ہوتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان میں اثر ختم ہو چکا ہے بلکہ اپنی کمزوریوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ان میں شفاء اللہ کے حکم سے ہوتی ہے، اگر اللہ کا حکم نہ ہو تو شفاء کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً آگ کا کام جلانا ہے لیکن آگ کا یہ عمل بھی اللہ کے حکم سے وابستہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلانا تو اس نے نہیں جلایا، بلکہ اسے ٹھنڈی اور سلامتی والی بنا دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آگ جلاتی ہے تو اللہ کی مشیت اور اس کے حکم سے ایسا ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآنی آیات سے دم کرنے والے کے لیے دو چیزوں کا حاصل کرنا ضروری ہے جو حسب ذیل ہیں:

❶ اس کا دل توحید، توکل اور یقین کا دل سے لبریز ہو۔

❷ اس کی قوت نفس مضبوط اور توجہ الی اللہ کا ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح مریض کے لیے بھی دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

❸ اس کا پختہ عزم اور اعتماد ہو کہ قرآن کریم ایک کتاب شفاء اور اہل ایمان کے لیے باعث رحمت ہے۔

❹ مریض کی قوت نفس مضبوط اور اس میں توجہ الی اللہ کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

بہر حال قرآنی آیات اور ماثور دم میں شفاء ضرور ہے لیکن اس سے شفاء کے لیے کچھ آداب ہیں، ان کا مریض اور معالج میں پایا جانا ضروری ہے، ان کی موجودگی میں یقینی شفاء کی امید کی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم!

# اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی پکار پر لبیک



جناب حافظ یوسف سراج

نظر

جناب محمد اجمل بھٹی / جناب محمد عاطف الیاس

ترجمہ

حمد و ثناء کے بعد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَيْفَ تَقْفُونَ يٰۤاَنۡفَالِہٖ وَ كُنۡتُمْ اَمۡوَاٰنًا فَاحۡيَاکُمْ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُعۡیۡیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تَرْجَعُوۡنَ ۝۱﴾ (البقرہ)

”تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے، اس نے تمہیں زندگی عطا کی، پھر وہی تمہاری جان لے گا اور پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔“

اے اللہ کے بندو! کسی کے عالی شان مقام و مرتبے کا تقاضا ہے کہ اس احسان کرنے والے کی مکمل

اطاعت کی جائے اور پوری قوت سے اس کی بات مانی جائے اور جب اس عالی مقام و منصب کے ساتھ زیادہ ضروری احسانات اور نوازشات بھی مل جائیں تو نعم کی اطاعت اور بھی

لازم ہو جاتی ہے۔ اس کے احکام کی پیروی اور منع کردہ امور سے اجتناب کرنا مزید زیادہ ضروری، زیادہ قوی اور مضبوط معاملہ ہو جاتا ہے۔

جب عقل سلیم کے حامل اور دانش مند لوگ عاجز اور فانی لوگوں کے بارے میں یہ تصور کرتے ہیں تو پھر ازلی و ابدی خالق حقیقی اور طاقتور منعم اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کس قدر ضروری اور لازمی ہوگی؟ وہ اللہ جس کی نعمتوں، کامل احسانات اور عظیم نوازشات میں اس کا کوئی ہمسرا و شریک نہیں ہے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مکمل فرمانبرداری بندے کیلئے از حد ضروری ہے۔ بندے کو ہر لمحے، اپنے واجبات کی ادائیگی اور زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کی فرمانبرداری کو از حد ضروری اور اہم سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۚ وَ اَعْلَمُوۡا اَنَّ اللّٰہَ یَحۡوِلُ بَیۡنَ الْمَرۡءِ وَ قَلۡبِہٖ وَ اَنۡتَ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝۱﴾

”اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو، جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔“ (الانفال)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہنا اور ان کی فرمانبرداری کرنے کا بلند ترین مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے، اس کی توحید کا اقرار کیا جائے، جو کہ عظیم ترین دینی حکم اور تمام اعمال کی قبولیت کی اساس

**بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مکمل فرمانبرداری بندے کے لیے از حد ضروری ہے۔ بندے کو ہر لمحے، اپنے واجبات کی ادائیگی اور زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کی فرمانبرداری کو از حد ضروری اور اہم سمجھنا چاہیے۔**

ہے۔ توحید عبادت کی روح اور تقرب الہی کے حصول کا اہم ذریعہ ہے کہ رب کے قریب ہونے کا بنیادی اصول ہے اور توحید الہی کا اقرار و اعتراف ہی جن وانس کی تخلیق کا مقصد ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنۡسَ اِلَّا لِعِبَادَتِیۡ ۝۱﴾

”میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔“ (الزمر)

آسمانی کتب کو نازل کرنے کا مقصد بھی توحید الہی کا اثبات و اقرار ہے۔ قرآن مجید کو نازل کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَا تَتۡذَکَّرُ ۚ اَنۡکُمۡ کُنۡتُمْ اٰیۡتَہٗ ثُمَّ فُصِّلۡتَ مِنْ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۝۱ اَلَا تَعۡبُدُوۡا اِلَّا اللّٰہَ ۚ اِنۡبِیۡیَ لَکُمۡ مِنْہٗ نَذِیۡرٌ وَ بَشِیۡرٌ ۝۱﴾ (ہود)

”جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے کہ تم بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی میں اُس کی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔“

توحید الہی کے عظیم شرف و فضل کے لیے یہی کافی ہے کہ بندوں کے تمام ظاہری اور باطنی اعمال و اقوال کی قبولیت اسی پر موقوف ہے، اسی کے ساتھ وہ معتبر ہوتے ہیں۔ اسی لیے شرک کے بارے میں واضح تنبیہ آئی ہے کہ وہ اعمال کے ضیاع کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ اَوْحِیَ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنْ قَبَلِکَ ۚ لَیۡسَ اَشۡرَکُکَ لَیۡحۡظُکَ عَمَلُکَ وَ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیۡنَ ۝۱﴾ (الزمر)

”(یہ بات تمہیں ان سے صاف

کہہ دینی چاہیے کیونکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے

شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔“

﴿ذٰلِکَ هَدٰی اللّٰہُ یٰحٰمِیۡیۡ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ۚ وَ کُوۡ اَشۡرَکُوۡا لِحَیۡطَ عَنْہُمۡ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝۱﴾ (الانعام)

”یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا۔“

توحید الہی کا یہ شرف و مرتبہ ہے کہ وہ بندے کو جہنم میں ابدی سزا سے بچاتی ہے، اگرچہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ہی توحید و ایمان ہو۔ توحید کی بدولت ہی انسان کو دنیا اور آخرت میں کامل ہدایت اور مکمل امن نصیب ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمَنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الاتحاد)  
”حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔“  
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ شرک ظلمِ عظیم ہے۔ لقمان حکیم کی زبانی فرمایا:

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنُيْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾  
”یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا: بیٹا! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“ (لقمان)  
توحید اور ایمان ہی لوگوں کی دنیا اور آخرت میں مصیبتوں سے نجات کا سبب ہے۔ جیسا کہ اللہ کے نبی یونس علیہ السلام کے قصے میں ذکر ہوا ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”خلاص اور توحید دل میں اگے اعمال اس کی شاخیں ہیں۔ توحید دنیاوی زندگی اور آخرت میں

نعمتوں بھری زندگی ہے۔ جنت کے نہ ختم ہونے والے پھل اس کا مقدر ہیں۔ دنیا میں بھی توحید و خلاص کے ثمرات اسی طرح ہیں۔“

اے اللہ کے بندو! توحید کا پودا پھلتا پھولتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اس کی خوبصورتی اور جمال میں اس وقت اضافہ ہوتا رہتا ہے جب اسے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے سیراب کیا جاتا رہے۔ یہ اطاعت اس کے احکام بجالانے اور اس کی معصیت کو ترک کرنے پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ اطاعت بندہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، اللہ کے عظیم ثواب کی امید اور اس کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بجالاتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کے معنی و مفہوم میں غور و فکر کرنا بھی شامل ہے۔ قرآن مجید کے پند و نصائح سے عبرت پکڑنا، اس کے مقصود کو سمجھنا، اس کی آیات کی شان نزول کو سمجھنا اور پھر اس کے ساتھ قلبی امراض کا علاج کرنا بھی شامل ہے۔

اس میں فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنا بھی اسی اطاعت میں شامل ہے۔ ہر وقت زبان، دل اور دیگر اعضاء سے اس کا ذکر و شکر کرنا بھی شامل ہے۔ اللہ کی محبت کو دیگر تمام کی محبت پر ترجیح دینا بھی اسی میں ہے۔ بندے کا اپنے رب کی نعمتوں، نوازشات اور احسانات کا شکر ادا کرنا بھی اطاعت ہے۔ دل کی عاجزی اور مکمل انکساری بھی اطاعت ہے۔ رات کے آخری حصے میں جب اللہ رب العالمین آسمان دنیا پر تشریف فرما ہوتے ہیں اس وقت تنہائی میں اپنے رب کے سامنے التجائیں کرنا اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنا بھی شامل ہے۔

آخر میں توبہ اور استغفار کے ساتھ اس عبادت کو مکمل کرنا۔ رب العالمین کے محبوب لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا، جو اللہ سے سچی محبت کرنے والے ہوں۔ ان کے کلام سے نوادرات چننا، ان کی سیرت و کردار اور

**آگاہ رہو! یقیناً عقل سلیم اور اللہ کی توفیق سے فیض یاب شخص ہر اس چیز سے بچتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں رکاوٹ بنے، وہ اہل دانش کی طرح ان اسباب کو سمجھ کر ان کی تباہیوں سے بچتا ہے۔**

پند و نصائح سے فائدہ اٹھانا اور اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ بننے والے تمام اسباب سے اجتناب کرنا۔ دل کو حسد، کینہ، بغض اور تکبر و غرور سے اور تمام دیگر قلبی امراض سے پاک کرنا۔ مومنوں کے بارے میں سینے کو صاف رکھنا۔ ان کے لیے خیر و برکت کی چاہت رکھنا، دنیا اور آخرت میں ان کی کامیابی و کامرانی کے لیے کوشش کرنا وغیرہ شامل ہے۔

آگاہ رہو! یقیناً عقل سلیم اور اللہ کی توفیق سے فیض یاب شخص ہر اس چیز سے بچتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں رکاوٹ بنے، وہ اہل دانش کی طرح ان اسباب کو سمجھ کر ان کی تباہیوں سے بچتا ہے۔

اسے گمراہ لوگوں کی کثرت دھوکہ نہ دے، راہِ حق پر گامزن اہل حق و ہدایت اور صاحبانِ علم و ایمان کی قلت اسے پریشان نہ کرے۔ یہ اس لیے بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا ہے کہ جہاں اس نے گمراہ لوگوں کی کثرت سے دھوکہ کھانے سے ڈرایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَآلِئِي الْهَيْئِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ حَقٌّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمَ مَا فِي نَفْسِي وَ لَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ (الباقہ)

”غرض جب (یہ احسانات یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟ تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ”سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ وہ بھی جانتے ہیں جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے نفس میں ہے، آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔“

﴿وَ مَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَ كَوَّ حَوْصَتٍ بِمَنْزِلَتِي﴾ (یوسف)  
”مگر تم خواہ کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر لوگ مان کر دینے والے نہیں ہیں۔“

مومن بندے کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ خواہشاتِ نفس کی پیروی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں سب سے قوی رکاوٹ ہے۔ اسے رب تعالیٰ کا یہ فرمان سن کر اس بات کا پکا یقین ہو جاتا ہے۔

﴿فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُؤْمِنُونَ﴾  
اَهُوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (القصص)

”اب اگر وہ تمہارا یہ مطالبہ پورا نہیں کرتے تو سمجھ لو کہ دراصل یہ اپنی خواہشات کے پیروکار ہیں، اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے؟ اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَصْلَهُ اللَّهُ



عَلَيْهِمْ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِمْ وَقَلْبِهِمْ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِمْ غُشُوًّا ۖ فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿١٠٠﴾ (الباقية)

”پھر کیا تم نے بھی اُس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اُس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟ اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے؟ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے؟“

اسے یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس کی صحبت اور ماحول بھی اس پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ ماحول کا اس کی عقل و روح پر مضبوط غلبہ ہوتا ہے۔ بہت جلد دوست اپنے ساتھی کے نظریات اپنا لیتا ہے اور اسے اپنا قائد مان لیتا ہے۔ اس بات کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ملتا ہے، ناطق وحی فرماتے ہیں:

”آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے کسی شخص کو سوچ سمجھ کر دوست بنانا چاہیے۔“ (مسند احمد ابو داؤد ترمذی)

آپ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:

”صرف مومن آدمی کو دوست بناؤ اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائیں۔“ (ابوداؤد ابن حبان ترمذی)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے نانوے قتل کیے تھے، پھر اس نے سب سے بڑے عالم کا پوچھا (تاکہ اس سے توبہ کا طریقہ پوچھے) اسے ایک راہب کا بتایا گیا۔ وہ راہب کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے نانوے قتل کیے ہیں۔ کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا: نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اس طرح اس نے سو قتل کر دیے۔ اس کے بعد اس نے پھر بڑے عالم کا پوچھا تو اسے ایک عالم دین کا بتایا گیا۔ وہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے

بتایا کہ اس نے سو قتل کر دیے ہیں، کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ عالم نے جواب دیا: ہاں! ہو سکتی ہے۔ بھلا توبہ میں کون سی رکاوٹ ہے؟ تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ، وہاں اللہ کے عبادت گزار بندے رہتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ عبادت کرو اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہاں برے لوگ رہتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

عقل مند شخص کو دین اور علم و عمل میں کسی نہ کسی رہنما کی شدید حاجت محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس شخص کے لیے اسوہ حسنہ بنایا ہے جو اپنے لیے خیر و برکت اور سعادت مندی حاصل کرنا اور خوشگوار زندگی جینا چاہتا ہے۔ آخرت میں عظیم اجر و ثواب اور قائم رہنے والی نعمتیں حاصل کرنا چاہتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۚ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ﴾

**اس میں کوئی شک نہیں کہ لمبی امیدیں اور آرزوئیں بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے غافل کر دینے والی ہیں، کیونکہ لمبی امیدیں انسان کو طویل زندگی کی امید اور دھوکہ دیتی ہیں حتیٰ کہ اچانک اسے موت آ جاتی ہے۔**

﴿كَذِبُوا﴾ (الأحزاب)

”درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔“

آپ کی اقتدار اور پیروی ہی سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۖ الَّذِي لَكُمْ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَأَمِئُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ النَّبِيُّ الَّذِي يَأْتِيكُم بِالْبَيِّنَاتِ وَكَلِمَتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (الأعراف)

”اے محمدؐ، کہو کہ ”اے انسانو، میں تم سب کی طرف اُس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا

ہے، پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے، اور پیروی اختیار کرو اُس کی، امید ہے کہ تم راہ راست پا لو گے۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ لمبی امیدیں اور آرزوئیں بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے غافل کر دینے والی ہیں، کیونکہ لمبی امیدیں انسان کو طویل زندگی کی امید اور دھوکہ دیتی ہیں حتیٰ کہ اچانک اسے موت آ جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَرَهُمْ يَبْغُوا وَيَكْتُمُوا وَيُلْهِيهِمُ الْأَمَلُ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ (الحجر)

”چھوڑو انہیں کھائیں، پیئیں، مزے کریں، اور بھلاؤے میں ڈالے رکھے ان کو جھوٹی امید عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔“ ابن کثیر فرماتے ہیں: ”یہ کافروں کیلئے شدید وعید اور دھمکی ہے۔“

لہذا فرمایا: ”کافروں کو ان کی امید توبہ کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے سے روکتی ہے۔ عنقریب انہیں ان کا برا انجام معلوم ہو جائے گا جب وہ اپنے رب کے حضور

حاضر ہوں گے اور انہیں برا حساب اور دردناک عذاب ملے گا۔

لہذا اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ جبکہ وہ تمہیں ایسے اعمال کی طرف بھلائیں جو تمہاری صلاح و فلاح و رشد و ہدایت، بخشش و نجات اور بلندی درجات کے حصول کا باعث ہوں۔

### دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ اور رسول کی بات ماننے کے سلسلے میں بڑی رکاوٹوں میں سے دل کی خرابیاں بھی ہیں جو راہ رب میں سر پٹ دوڑتے آدمی کی راہ کھوٹی کر دیتی ہیں، اہداف سے نظر پھیر دیتی ہیں اور تمام تر کاوشوں پر پانی پھیر ڈالتی ہیں۔

امام ابن قیم خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”دل کی خرابیوں میں غیر اللہ سے تعلق رکھنے سے بڑھ کر کوئی شے ضرر رساں نہیں ہے۔ اس سے بڑھ

بحالی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے اور نہ ہی یہ کچھ (دنیا) آخرت میں فائدہ مند ہے بلکہ یہ تو کھلم کھلا سیرت طیبہ کی توہین ہے کہ اچھا، بہترین اور وجہ خیر سمجھنے اور ماننے کے باوجود اسے دھتکارا جا رہا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بلائیں سیرت طیبہ کا بیان کرنا کچھ احسان نہیں بلکہ دفعنا لک ذکرک کے دعویٰ الہی سے یہ رسول اللہ ﷺ کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ پوری کائنات سے کردار رہا ہے۔ کیا مسلم کیا غیر مسلم، کیا انسان اور کیا غیر انسان اشیاء و مخلوقات کا سیرت بیان کرنا درحقیقت اپنانا ہے جو دنیا و آخرت کے لیے فائدہ مند ہے اور جس سے واقفیت امن و عافیت میسر ہوگی۔ انسانی معاشرہ کو سکون و اطمینان حاصل ہوگا اور ملک و قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر منزل مقصود کو پالیں گے۔

آج کے ہنگامہ خیز اور بد امنی والے دور میں جب کہ ہر طرف خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، انسان کو جانور سے بھی بدتر خیال کرتے ہوئے بے دریغ کاٹا جا رہا ہے، وہ رسول رحمت ﷺ کہ جنہوں نے حیوانوں پر سے مظالم کو ختم کر دیا تھا، اُن کی امت کو گاجر مولیٰ کی طرح کاٹا جا رہا ہے۔ اس دور ناپرساں میں بھی امن و سکینیت کا پھر برا لہرا سکتا ہے، اگر رحمت للعالمین کے اسوۂ کامل اور سیرت طیبہ کے دامن میں پناہ لے لی جائے۔

(ماخوذ از: مضامین)



## الاسلام ڈائری 2016ء

جماعتی جذبوں کی آئینہ دار

ایک دعوت ایک پیغام

ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

بجہ اللہ ڈائری چھپ گئی ہے اور جلد سازی کے مرحلہ میں ہے۔

ڈائری کی عام قیمت -/400 روپے

رعایت کے ساتھ -/300 روپے (ملاوہ ڈاک خرچ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5

رابطہ: البانڈیٹ پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

سواروں کی متاع شیطانی وعدے، ناممکن خیالات اور بہتان ہوتی ہے۔“ خوب کہاوت ہے کہ مفسلوں کا اصلی سرمایہ محض تمنائیں ہی ہیں۔

تمناؤں کے ٹھانٹیں مارتے سمندر میں جھوٹ اور غلط طرز فکر کی موجیں اپنے سوار سے وہ سفاک کھیل کھیلتی ہیں جو کتنا اپنے شکار سے کھیلتا ہے۔ بے جا تمنائیں حقیر و ذلیل اور پست و خسیس نفس کا سہارا ہیں۔ ایسے نفس کا، جو دنیاوی حقائق کا سامنا کرنے اور کارکردگی دکھانے سے قاصر ہونے کے باعث محض ذہنی تمنناؤں کا سہارا لیتے ہیں۔ بے اصل آرزوں میں ڈوبا رہنے والا خیالی پلاؤ پکانے میں مصروف رہتا ہے، دل ہی دل میں نہ جانے کہاں پہنچ چکا ہوتا ہے کہ پھر جب اچانک ہوش آتی ہے تو خود کو وہاں کا وہاں ہی پاتا ہے۔

بلند ہمت انسان کی تمنائیں علم و ایمان اور قرب الہی کا باعث بننے والے اعمال کے گرد گھومتی ہیں۔ اس طرح بلند ہمت انسان کی تمنائیں نور، ایمان اور حکمت پر مبنی ہوتی ہیں، جبکہ دوسرے لوگوں کی تمنائیں دھوکہ اور مکر و فریب پر مبنی ہوتی ہیں۔

تو اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور ان اسباب سے دور رہو جو رب سے دور کرتے ہیں، یا جو راہِ خدا اور رسول ﷺ سے روکتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے ملوکوں میں امن نصیب فرما! ہمارے حکمرانوں اور اماموں کی حفاظت فرما! ہمارے امام کی حق کے ذریعے تائید فرما! اسے نیک کا بینہ نصیب فرما! اے دعا سننے والے! اے ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو تجھے راضی کرتے ہیں۔ اے اللہ! اے قیامت کے روز سب کو جمع کرنے والے! اے اور اس کے بھائیوں کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوں اور جن میں ملک اور قوم کی فلاح و بہبود ہو۔ آمین!



سیرت طیبہ کا پیغام

پگڑیاں اچھلتی ہوں۔ (جیسا کہ اس وقت پاکستان میں ہو رہا ہے۔۔۔) اور دوسری طرف صرف سیرت طیبہ کو مفسلوں میں بیان تک محدود کر دیا جائے تو امن و امان کی

کر کوئی چیز انسانی سعادت و برکت کو روک دینے والی نہیں ہے۔ جب انسان غیر اللہ سے تعلق قائم کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اسی کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر اسے ناکام و رسوا بھی کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ آدمی غیر اللہ سے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ نہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سمیٹنے کے قابل رہتا ہے اور نہ اس کی دوسرے کے ذریعے سے مراد حاصل کر سکتا ہے۔“

فرمان الہی ہے:

”وَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۚ كَلَّا ۖ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضَلَالًا“ (مریم)

”ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے کچھ الہ بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے پشت پناہ ثابت ہوں۔ کوئی پستی بان نہ ہوگا، وہ سب معبودان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور اُلٹے ان کے مخالف بن جائیں گے۔“

غیر اللہ سے تعلق قائم کرنے والے کی بدترین رسوائی یہ ہوتی ہے۔ وہ سعادت، فلاح اور دیگر ایسے ایسے فائدے گنوا بیٹھتا ہے، جن کے سامنے غیر اللہ کے ذریعے سے حاصل کردہ فائدہ کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور پھر وہ فائدہ عارضی اور ناپائیدار بھی ہوتا ہے۔

اور اگر من حیث المجموع دیکھا جائے تو شرک کی بنیاد اور عمارت جس پر شرک قائم ہے، وہ تعلق بغیر اللہ ہی ہے، جس کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔ فرمایا:

”لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعَدَ مَذْمُومًا مَقْنُوعًا“ (اسراء)

”اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مددگار بیضارہ جاعے گا۔“

ملامت زدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تعریف کرنے والا یا مدد کرنے والا نہ رہے۔ اللہ کی پناہ ایسی صورت حال سے!

راہِ خدا پر چلنے میں دوسری رکاوٹ آرزوں کے بنے

کراں سمندر میں غوطہ زن رہنا ہے۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں:

”بحرِ تمنا ایسا سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ خواہشات مفسلوں کا اصل سرمایہ بحرِ خواہشات کے

ﷺ

# محبت رسول

خطبہ جمعہ..... امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر

حمد و ثناء کے بعد ارشاد خداوندی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نَّافَقْتُمْوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَبِصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾ [سورة التوبة: ۲۴]

مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے، قبیلے اور مال و دولت جو تم جمع کرتے ہو، تجارت اور کاروبار جس میں نقصان ہونے سے ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں بڑے پسند ہیں، یہ ساری چیزیں اگر تمہارے نزدیک اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری اور محبوب ہیں تو پھر تم اس وقت کا انتظار کرو جب اللہ تعالیٰ اپنے عذاب اور سزا کا حکم لائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق اور نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔

## محبت رسول ﷺ حب الہی کی شاخ ہے

مسلمان کا اپنے رب سے تعلق، ڈر اور احترام کا بھی ہوتا ہے، محبت اور گہری وابستگی کا بھی ہوتا ہے، فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ [البقرة: ۱۶۵]

”بلاشبہ ایمان والے تو اللہ کی محبت میں بڑے پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ سے محبت اور گہری وابستگی کا قدرتی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمان اللہ کے رسول ﷺ سے بھی محبت رکھتا ہے۔ حب رسول اصل میں حب الہی کی ایک شاخ ہے اور اس کا نتیجہ ہے۔ رسول ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور یہ اللہ اور رسول کے ساتھ ایک ایسی محبت اور تعلق ہے جس کے بغیر ایمان کبھی مکمل نہیں ہوتا۔ خاص

طور پر جب تک نبی محترم ﷺ کی پوری عزت، احترام، وقار اور محبت دل کے اندر نہ ہو، اسلام اور ایمان کا کوئی تصور نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ:

﴿لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾

[الفتح: ۹]

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بھی لانا ہے اور رسول کی دین میں مدد بھی کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی توقیر، عظمت اور احترام بھی کرنا ہے۔ اسی عظمت اور احترام کی وجہ سے پھر یہ حکم ہوا کہ:

﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾

[الحجرات: ۲]

اللہ کے نبی ﷺ کی بات سے اپنی بات کو اونچا مت کرو۔ دیکھنے اور محسوس کرنے میں بھی بات اونچی نہ ہو اور عملی طور پر بھی اونچی نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ دیکھنے میں اور ظاہری طور پر تو تم نے اپنے لہجے کو پست رکھا لیکن جب عمل کا وقت آیا تو اپنی یا کسی اور کی مان لی اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ ﷺ کے احترام، عزت، ادب اور آپ کے ساتھ مسلمان کا جو تعلق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اس کے منافی ہے۔ فرمایا:

﴿لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

الحجرات: ۱۰

اللہ اور رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی عقل، رائے اور قیاس کو آپ کی بتائی ہوئی بات سے زیادہ اہمیت دیا جہاں تک آپ کسی معاملے میں لے جانا چاہتے ہو، وہاں تک جاؤ، جہاں سے روکنا چاہتے ہو وہاں رک جاؤ، اس سے آگے نہ بڑھو۔ بلکہ مقررہ حدود کی پابندی کرو، یہ اس ادب، احترام اور محبت کا تقاضا ہے۔

ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت کیوں کرتے ہیں:

مگر سوال یہ ہے کہ یہ محبت اور احترام کیا ہے، محبت

کیوں ہوتی ہے، کیسے ہوتی ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟ محبت کیا ہے، دل کی ایک کشش، میلان اور رجحان ہے، کسی کی طرف رجوع ہے، کسی پسندیدہ شخص یا پسندیدہ چیز کے لیے دل کے رجحان، میلان اور کشش کو محبت کہتے ہیں۔ یہ قدرتی اور طبعی بھی ہوتی ہے، جیسے اپنے اقرباء، اپنے ماں باپ، اپنی اولاد، اپنے بہن بھائی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے کرتے ہیں۔

ہم میں سے کسی کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ خون کے رشتے کا تعلق نہیں، اس زمانے میں جو آپ کے قریبی تھے ان کے ساتھ تھا، اب تو ایسی بات نہیں مگر روحانی لحاظ سے آپ ﷺ امت کے بڑے ہیں، امت کے باپ ہیں:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾

”اور ہر قریبی سے زیادہ آپ کا ہر امتی پر حق ہے۔“ اگرچہ بظاہر ہمارا خونی اور نسبی تعلق نہیں لیکن آپ ﷺ کی شفقت کے لحاظ سے، آپ امت کے بڑے اور رہنما ہونے کے لحاظ سے دل میں والد سے زیادہ آپ کیلئے احترام ہونا چاہئے، زیادہ کیوں؟ اس لیے کہ

﴿لَا يُؤْمِنُ أَخْذُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ

وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ﴾ (صحیح البخاری)

”ایمان تو تب مکمل ہوگا جب تم میرے ساتھ وہ تعلق

اور محبت رکھو گے جو والد، اولاد اور سب لوگوں سے

زیادہ ہے۔“

## نبی کریم ﷺ سے محبت کی دوسری وجہ

دوسری قسم جس کو علماء نے عقلی محبت کا نام دیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کے جمال، کمال، کسی کی خوبصورتی، خوب سیرتی یا اس کے ہمارے اوپر کسی احسان کی وجہ سے اس کی اچھی صورت، سیرت، کمال اور احسان پر غور کر کے شعوری طور پر دل کے اندر محبت پیدا کرنا اور پیدا ہونا ہے۔

جہاں تک کمال ظاہری اور خوبصورتی کا تعلق ہے وہ بھی دل کے اندر ایک (اچھی یا بری) کشش پیدا کرتی ہے۔ نبی ﷺ کے اندر یہ تینوں چیزیں موجود تھیں، کمال، صورت بھی، کمال سیرت بھی اور کمال احسان بھی۔

جہاں تک ظاہری کمال اور صورت کا تعلق ہے جن لوگوں نے دیکھا، انہوں نے اپنی گواہی کو قیامت تک کتابوں میں محفوظ کیا، جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی بات



مسمیٰ نتج میں موجود ہے:

((كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ))

اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو سورج اور چاند کی طرح حسن عطا فرمایا: وہ تھا۔ کسی نے اس طرح بیان کیا:

”وَرَأَيْتُ رَأَيْتُ الشَّمْسَ طَالِعَةً سَنَ الدَّارِ، مَقْدَمَهُ،  
بَابُ فِي حَسَنِ النَّبِيِّ ﷺ (۴۴/۱) رقم (۶۰) شعب الایمان  
(۱۵۱/۲) الرقم (۱۴۲۰)“

### آپ کے باطنی کمالات کی وجہ سے محبت:

جہاں تک باطنی اور اندرونی کمالات کا ذکر ہے اور جن کا تعلق انسان کی سیرت اور کردار سے ہوتا ہے، یہ ایک الگ اور مستقل مضمون ہے لیکن اختصار کے ساتھ، اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرت اور کردار کے بارے میں عرش عظیم سے گواہی دی:

﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ | القلم: ۱۴

آپ ﷺ کے اخلاق اور کردار بہت ہی اونچے معیار کے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کی قسم کھائی ہے، اتنی پاک زندگی اور بے داغ سیرت کہ اللہ کریم قرآن پاک میں اس کی قسم کھاتے ہیں:

﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

[الحجر: ۷۲]

نبی کریم ﷺ کے دکھ سکھ کی ساتھی اور غمخوار بیوی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جنہوں نے آپ کے شب و روز کو دیکھا تھا، آپ کی سیرت اور کردار کی عظمت سے اچھی طرح واقف تھیں، پہلی وحی آنے کے بعد ان کی گواہی دی، جب قدرتی طور پر آپ ﷺ پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار تھے کہ اتنی بڑی ذمہ داری مجھ پر ڈالی جارہی ہے، پورے عرب اور پھر پوری دنیا کی اصلاح میں اکیلا کیسے کروں گا، تسلی دینے کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے کردار کا خلاصہ چند الفاظ میں بیان کیا:

((إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمُدْوَومَ، وَتَقْرَى الصُّبْحَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ)) | صحيح البخاری

آپ ﷺ قریبوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے بہترین برتاؤ کرنے والے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، نادار کو سرمایہ دینے والے، مہمان کی خدمت

کرنے والے ہیں اور مصیبت زدگان کی مدد کرنے والے ہیں، اس لیے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بڑے کام میں جو آپ پر ڈالا جا رہا ہے، جو ذمہ داری آپ ﷺ پر عائد کی جا رہی ہے، اس کام میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔

### حسن انسانیت سے محبت اس لیے بھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

مَا عَنَيْتُمْ﴾ | التوبة: ۱۲۸

جو چیزیں انسانیت کو تکلیف دینے والی ہیں، ان کی تکلیف کسی اور سے زیادہ آپ ﷺ خود محسوس فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَعَلَّكَ بِاَعْيَافِ نَفْسِكَ آلَا يَكُونُوا

مُؤْمِنِينَ﴾ | الشعراء: ۱۳

آپ تو اس غم میں اپنی جان کو ہلکان کر رہے ہیں، اس غم میں گھلے جا رہے ہیں کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟..... حق پر یقین کیوں نہیں کرتے؟..... میرے سچے پیغام کو کیوں نہیں مانتے اور یہ غم کیوں ہے، یہ غم اس لیے ہے کہ اگر انہیں مانیں گے تو ان کا نقصان ہوگا، نہیں مانیں گے تو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ آپ ﷺ کی ساری ٹنگ و دو انسانیت کو جہنم سے بچانے کے لیے ہے۔ راتوں کی دعائیں، دن کی بھاگ دوڑ، لوگوں سے جدل، بحث اور گفتگو، دوردراز کے سفر، جہاد اور جنگیں، زخم کھانا اور اپنے عزیز ترین، پیارے ساتھیوں کو شہید کر دانا، یہ سب کیوں تھا، سب لوگوں تک ہدایت پہنچانے کی کوشش تھی، لوگوں کو جہنم سے بچانے کی کوشش تھی، ان کو آگ سے بچا کر جنت کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

((أَنَا آخِذٌ بِحُجْرَتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفَحِّمُونَ فِي النَّارِ))

[صحيح مسلم]

میری کوشش یہ ہے کہ میں تمہیں کھینچ کر جہنم کے راستے سے واپس لے آؤں۔

یہ ہمدردی و محبت جو آپ ﷺ کو انسانیت، امت کے ساتھ تھی، اس کا لازمی تقاضا پھر یہ بھی ہے کہ امت اور انسان بھی آپ ﷺ کے ساتھ محبت رکھیں۔ آپ بخشش اور مغفرت کی دعائیں کرتے تھکتے نہیں تھے، یہاں بھی

آپ کی دعائیں جاری ہیں اور قیامت کے میدان میں بھی جب سب اپنی اپنی جان کی فکر میں لگ جائیں گے۔

### نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے

یہ محبت ایمان کا لازمی نتیجہ بھی ہے۔ اسے آپ محبت شرعی بھی کہہ سکتے ہیں، ایسی محبت کہ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حنیفہ جالندھری نے اسی حدیث کا ترجمہ ہی کیا ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے اگر یہ محبت دل میں نہیں تو ایمان نہیں اور اسلام نامکمل ہے۔

صحیح بخاری میں ایک اور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ))

تین چیزیں ایسی ہیں، اگر تم اپنے اندر پیدا کر لو تو تمہیں ایمان کی حلاوت، منہاس اور ایمان کا صحیح ذائقہ مل جائے۔ ان میں سب سے پہلی کیا ہے:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اپنے دل میں اس حد تک بسا لو کہ کسی اور کا مقام نہ ہو، دل میں کسی اور کے لیے وہ جگہ نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

### نبی کریم ﷺ سے صحابہ کی محبت کا اچھوتا انداز

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے، یہ پہلے قریش کے نمائندے اور سفیر تھے، بات چیت کرنے کے لیے آئے، مسلمان کے سے باہر تھے، انہوں نے جا کر اپنے ساتھی سرداروں کو بتایا کہ مسلمان تو اب محمد ﷺ کی اتنی عزت اور احترام کرتے ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے:

میں نے دنیا کے دربار دیکھے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی رئیس اور بڑے کی اس کے ساتھیوں نے ایسی عزت، احترام اور محبت نہیں کی جو محمد ﷺ کے ساتھی آپ کی کرتے ہیں، وہ کیا کرتے ہیں؟

وَإِذَا تَكَلَّمُ خَفَضُوا أَصْوَابَهُمْ عِنْدَهُ.

مجلس میں باتیں ہو رہی ہوں لیکن جب آپ ﷺ بولتے ہیں تو سب خاموش ہو جاتے ہیں، سب اپنی آوازیں بند کر لیتے ہیں:

ہے وہ اور کسی کے لیے نہیں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ محبت کی یہ جو اعلیٰ اور پاکیزہ ترین قسم ہے، جو ایمان سے پھوٹی ہے اور ایمان کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے جس میں وہ ساری باتیں جن کا ذکر ہوا، شامل ہوتی ہیں اور عقیدے پر ہوتی ہے، یہ اطاعت اور فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، وہ ایمان جس کے ساتھ عمل، اطاعت اور فرمانبرداری بھی ہو، اس سے یہ محبت دل میں آتی ہے۔

### نبی کریم ﷺ سے محبت کی عجیب مثال

اس صحابی کا واقعہ تو مشہور ہے:

اس نے آکر کہا، حضور ﷺ! میں آپ کو اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، آپ ﷺ کو دیکھے بغیر مجھے چین نہیں آتا، گھر اور کاروبار میں ہوتا ہوں، یاد آتی ہے تو سب کچھ چھوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں آجاتا ہوں، جب محبت کا یہ جوش ہوتا ہے تو مجھے ایک فکر ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد جنت میں، میں آپ کو دیکھ سکوں گا یا نہیں، آپ ﷺ کے ساتھ رہ سکوں گا یا نہیں، جنت میں چلا بھی گیا، آپ تو انبیاء کے ساتھ اونچے درجات پر ہوں گے، میں آپ کو کیسے دیکھوں گا، اب تو میں سب کچھ چھوڑ کر جس وقت چاہتا ہوں آجاتا ہوں، وہاں کیا ہوگا؟

آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی جواب آپ نے نہیں دیا، بلکہ آیت کی شکل میں جواب عرشاً سے آیا، قرآن مجید کی سورۃ نساء میں آج تک موجود ہے اور قیامت تک رہے گا، آپ ﷺ نے صحابی کو آیت پڑھ کر سنا دی:

﴿وَمَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ [النساء: 69]

جو اطاعت اور فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی تو یہ لوگ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہوا، انبیاء اور انبیاء کے قریب ترین ساتھی اور ان کی تصدیق کرنے والے صدیق اکبر ﷺ جیسے لوگ اور بڑے بڑے شہداء و صالحین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی محترم ﷺ کی سچی، حقیقی محبت عطا کرے اور آپ کی اطاعت کر کے اس محبت کو صحیح معنوں میں مضبوط بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

بیٹے ہو، وار کرتا اور تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کرتا، یہ سمجھ کر کہ تم میرے بیٹے تو ہو لیکن میرے نبی اور اس کے دین کے مخالف ہو۔ [السيرة النبوية الحلیة (۲/۴۱۴)]

یہ ہے وہ محبت اور تعظیم کا جذبہ، جو صحابہ کے دل کے اندر تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تو خاص آدمی ہیں، عام صحابی حتیٰ کہ عورتیں، احد کی مشہور جنگ میں ایک خاتون صحابیہ کو خبر ملی کہ تیرا باپ، خاندان اور بنا باری باری تینوں شہید ہو گئے، لیکن وہ ہر اطلاع ملنے پر کہتی تھی، ہمارے نبی ﷺ کیسے ہیں؟ کیا آپ ﷺ تو محفوظ ہیں؟ اور پھر جب وہ لاشوں کو سنبھالنے کے لیے میدان جنگ میں آئی تو اس نے اپنی آنکھوں سے نبی ﷺ کو آتے دیکھا تو اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے جو تاریخ نے محفوظ کیے ہیں: «كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ»۔

مجھ پر باپ، شوہر اور بیٹے کی شہادت کی شکل میں تین مصیبتیں یکدم اور اکٹھی آئی ہیں، لیکن اگر آپ ہیں تو اللہ کی رضا کے لیے ان سب تکلیفوں کو برداشت کروں گی، آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے مجھے اس بڑے نقصان کی پروا تو ہے لیکن وہ نہیں جو ہونی چاہیے۔ [بل الہدی والرشاد (۱۱/۴۳۱) سیرۃ ابن ہشام (۲/۹۹)]

### محبت رسول ﷺ کا چشمہ ایمان ہے

نبی کریم ﷺ سے جو محبت اور تعلق ہے اس کی عجیب کیفیت ہے، یعنی آپ اندازہ کریں کہ ”ہندہ“ جو ابوسفیان کی بیوی تھی، جو اتنی شدید دشمن اور مخالف تھی کہ اس نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا اور یہی نہیں بلکہ اپنے انتقام کی آگ کو کھٹکا کرنے کے لیے آپ کے سینے کو چاک کر کے دل اور جگر کو نکالا (بدر کی لڑائی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جو اس کے قریبی رشتہ دار مارے گئے، ان کے بدلے میں اس نے نذر مانی تھی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ختم کراؤں گی اور پھر اس کے جگر اور دل کا ہار بنا کر گلے میں پہنوں گی تب میرا دل خنڈا ہوگا)

یہ کام اس نے کیا لیکن جب ایمان لائی تو اس نے کہا کہ چند لمحے پہلے دنیا میں کسی اور سے اتنی زیادہ نفرت نہیں تھی جتنی آپ اور آپ کے پورے گھرانے سے تھی اور اب ایمان اور آپ ﷺ کو دل سے قبول کرنے کے بعد میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کے لیے دل میں جو مقام

﴿وَمَا يُجِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ﴾

میں نے کسی آدمی کو نظر بھر کے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے نہیں پایا، وہ نظریں نیچی رکھتے ہیں، احترام اور ادب کرتے ہیں:

﴿وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَفْقَتُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ﴾

[صحیح البخاری]

نماز کا وقت ہوا، میرے سامنے آپ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوا یا، جانثاروں نے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیا، وہ زمین پر گرنے سے پہلے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور برکت، تعظیم اور محبت کے لیے اپنے ہاتھوں، بازوؤں اور چہروں پر ملتے تھے۔

اس نے کہا، میرے ساتھیو! اس سے سبق ملتا ہے کہ جو قوم اپنے پیارے اور محبوب قائد کے وضو کا استعمال شدہ پانی نیچے نہیں گرنے دیتی وہ آپ کے خون کے قطرے کب اور کیسے گرنے دے گی، اب ہم ان کے ساتھ نہیں لڑ سکتے، اب صلح بہتر ہے، جس شرط پر بھی ہو مان لینا چاہیے۔

### محبت رسول ﷺ کے سامنے ہر چیز قربان

اس حد تک تعلق اور احترام کہ کوئی رشتہ اور تعلق اس سے زیادہ تو دور کی بات ہے، صحابہ کے نزدیک اس کے برابر بھی نہیں تھا، جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے بیٹے عبدالرحمن کا آپس میں مکالمہ ظاہر کرتا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا جنگ بدر کے موقع پر مسلمان نہیں تھا، بعد میں اسلام لایا، اس نے مسلمان ہونے کے بعد باپ کو یاد دلایا:

((فَقَالَ لِأَبْنَيْهِ لَقَدْ هَدَفْتُ لِي يَوْمَ بَدْرٍ مِرَارًا فَصَدَفْتُ عَنْكَ))

میں نے آپ کو پہچان لیا، مجھے پتا چل گیا کہ میدان کارزار میں لڑتے لڑتے آپ میرے سامنے آ گئے، آپ کی توجہ نہیں تھی، اگر میں چاہتا تو ایک ہی وار سے سر قلم کر سکتا تھا لیکن بہر حال مخالفوں کی صفوں میں ہونے کے باوجود میں بیٹا تھا، آپ باپ تھے، آپ میرے محسن اور بڑے تھے اس لیے میں نے وار نہیں کیا:

تاریخ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جواب یادگار ہے، آپ نے فرمایا: لَوْ هَدَفْتُ لِي لَمْ أَصْدَفْ:

افسوس کہ مجھے پتا نہیں چلا، اگر تم میرے وار کی زد میں ہوتے تو میں اس وجہ سے وار نہ روکتا کہ تم میرے

# سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت

تحریر: جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

وفاق النبیین فی خلق وفی خلق  
ولم یدا نوه فی علم ولا کرم  
وکلہم من رسول اللہ ملتئم  
عرفاً من البحر او رشعاً من الدیم  
منزہ عن شریک فی محاسنہ  
فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

(شرف بومیری)

اے کہ تیرے بیان میں نغمہ صلح و آشتی  
اے کہ تیرے سکوت میں خندہ، بندہ پروری  
تیرے قدم پر جبہ ساء، روم و عجم کی نگوںیں  
تیرے حضور سجدہ ریز چین و عرب کی خود سری  
تیرے کرم نے ڈال دی طرح خلوص و بندگی  
تیرے غضب نے بندگی رسم و رہ ستم گیری  
(جوش ملیح آبادی)

سید المرسلین، امام النبیین ﷺ کی ذات بابرکات و  
اعلیٰ صفات، امن و عافیت اور شفقت و محبت کا مجمع، خلوص  
و الفت، حلم و سکینت کا مرقع ہے۔ آپ ﷺ کی گفتار،  
آپ ﷺ کا کردار، نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو، رزم ہو یا  
بزم، پاک دل و پاک باز کا شاہکار اور ہر دم درگزر اور  
معافی کا اعلیٰ معیار ہے۔ آپ ﷺ کی زیت پاک کا  
مقصد وحید آدمیت سے پیار اور انسانیت پر احسان ہے۔  
آپ ﷺ کی شریعت و طریقت محض صلاح و فلاح اور  
عظمت و اشرفیت آدم کی بقا ہے۔ آپ ﷺ فتنہ و فساد کی  
بخ کنی اور امن و سلامتی کی ترقی کے لیے مبعوث ہوئے  
تھے۔ آپ ﷺ کی رسالت مکارم اخلاق کے اتمام کے لیے  
رحیم و رحمان پروردگار کی نعمت عظمیٰ کے اتمام کے لیے  
ہے۔۔۔ غرضیکہ آپ ﷺ مخلوق خدا کے لیے عافیت و  
حفاظت کا مرکب اور سراپا کرم و رحمت ہیں۔ بقول رب  
العالمین کہ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔  
”کہ ذات محمد عالی ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا  
گیا ہے۔“

رحمت کا معنی ہوتا ہے: شفقت، مہربانی، ہمدردی،  
نعمگساری، خبر گیری، غفوا اور درگزر، نرمیاں وغیرہ، جب  
کہ عالمین جمع ہے عالم کی۔ عالم علیت سے ہے یعنی کہ وہ  
چیز جس میں اپنے وجود کی نمود کی صلاحیت ہو، جو اپنے کو  
نمایاں کرنے کی طاقت رکھے، جس میں اظہار خود کی قوت  
ہو، وہ لفظ عالم سے موسوم ہوگی۔۔۔ یعنی نبی کریم رؤف و  
رحیم ﷺ کی رحمت آدمی و انسان کی نوع کے علاوہ  
جنات، حیوانات، حشرات، نباتات، جمادات۔۔۔ ارض  
و سموات کی تمام موجودات و مخلوقات حتیٰ کہ عالم صوری و  
معنوی، عالم وجد و شوق و شباب وغیرہ سبھی کو محیط ہے۔

جب آپ ﷺ کا سب سے پیار ہے، آپ ﷺ  
ہر ایک کے ہمدرد اور نعمگسار ہیں۔ اپنے فیوض سے مادیات  
و ذہنیات، خیالات و کیفیات، تصورات و تدبرات تک کو  
روشنی بتاتے ہیں۔ اپنے کرم و رحم سے غیروں کو اپنا بناتے  
ہیں تو کوئی آپ ﷺ سے بڑھ کر طالب عافیت کیا ہوگا؟؟  
اور کون آپ ﷺ سے زیادہ متمنی امن، آپ ﷺ کے سوا  
ہوگا؟؟ طبرانی میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے، ابو جہل  
نے قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ محمد ﷺ یثرب چلا گیا  
ہے اور اپنے جاسوس کو تمہاری جستجو میں بھیج رہا ہے۔  
دیکھو ہوشیار رہنا! وہ بھوکے شریک طرح تمہاری تاک میں  
ہے، وہ خار کھائے ہوئے ہے کیوں کہ تم نے اسے نکال دیا  
ہے۔ واللہ! اس کے جادوگر بے مثال ہیں۔ میں اس کے  
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ شیطان دیکھتا ہوں۔  
ہمارے دشمن محمد (ﷺ) نے ہمارے دشمنوں اوس اور  
خزرج سے پناہ اور مدد لی ہے۔ وہ تمہارے اوپر قابو پا کر  
کچھ پاس اور لحاظ نہ کریں گے۔ جب یہ باتیں رسول  
رحمت ﷺ تک پہنچیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”قسم اللہ! کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری  
جان ہے، میں انہیں پکڑ کر احسان کر کے چھوڑوں  
گا۔ میں تو رحمت ہوں، میرا بھیجنے والا رحمن و رحیم اللہ

ہے۔ وہ مجھے دین کے غلبہ سے قبل نہ اٹھائے گا۔“  
صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا، آپ ﷺ (ایذا رسانی پر)  
مشرکوں کے لیے بددعا کیوں نہیں فرماتے تو آپ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا: ”میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا، میں  
تو فقط رحمت ہی (بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔ ایک دوسری  
روایت میں ہے کہ میں تو صرف رحمت اور ہدایت بڑا کر  
بھیجا گیا ہوں۔

وادئ طائف میں آپ پر ایذا رسانی کی انتہا کر دی  
گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ ﷺ فرمایا  
کرتے تھے کہ طائف سے بڑھ کر مجھے کبھی تکلیف نہیں  
پہنچی مگر آپ ﷺ کی درگزر اور غفوا کا یہ عالم ہے کہ  
آپ ﷺ نے جبریل کے کہنے کے باوجود، ان کے لیے  
سزا کے لیے کچھ نہ کہا، فرمایا تو صرف یہ کہ اللہم اھد  
قومی فانہم لایعلمون۔

ابوداؤد میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول رحمت ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: ”جس شخص کو میں  
نے اپنی امت میں سے برا کہا یا لعنت کی اپنے غصے کی  
حالت میں، تو سمجھ لو میں بھی تم جیسا ایک انسان ہوں۔  
تمہاری طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ ہاں البتہ میں چونکہ  
رحمت ہوں تو میری دعا ہے کہ خدا میرے ان الفاظ کو بھی  
ان کے لیے موجب رحمت بنا دے۔“

حضور ﷺ کی نرمی، رحم دلی، درگزر، رقت،  
مہربانی اور سراپا رحمت للعالمین کے کیا کہنے کہ جس کو جائز  
طور پر بھی برا کہا، یا لعنت کی تو دعا کر کے یہ لعنت بھی اس  
کے حق میں رحمت میں تبدیل کرادی۔

درخشاں عالم امکاں میں ہے خلق عظیم اس کا  
کرم کی روشنی میں سے پر ضیاء کون و مکاں دیکھا  
مخالف سے دم گفتار منہ سے پھول جھڑتے تھے  
ادیب ایسا نظر آیا نہ ایسا خوش بیاں دیکھا  
سلوک بد سے پیش آئیں کسی سے، یہ ہے ناممکن  
انہی کی مدح میں دشمن کو بھی رطب اللسان دیکھا  
بنا اسلام کی قائم ہوئی خلق و مروت سے  
اسی میزان پر اسلام کا پلہ، گراں دیکھا  
ہے درس علم و تہذیب و ادب سیرت محمد کا  
روداداری کی ہر منزل میں ان کو ضوء فشاں دیکھا  
(سہیل بارس)



ترمذی اور ابن حبان میں ہے کہ کم سنی میں جب آپ ﷺ ابوطالب کے ساتھ تجارتی دورے پر شام گئے تو ایک عیسائی راہب نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھتے ہی کہا تھا:

هذا سيد العالمين، هذا رسول رب العلمين، بعثه الله رحمة للعالمين

”یہ سردار جہاں ہے۔ یہ رسول رب ارض و سماء ہے اور یہ سراپا رحمت ہے یعنی آپ ﷺ کی برکتوں اور رحمت بھری ذات دنیا کے لیے وجہ امن و عافیت ہے۔“

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾

کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے عذاب نہ آئے گا۔ جب آپ ﷺ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے تو آپ ﷺ کی رسالت و نبوت، آپ ﷺ کی نبوت اور تعلیمات ہی دراصل وجہ رحمت و سکینت ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت کی اتباع ہی امن و عافیت مہیا کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی تمام زندگی امن و عافیت کے فروغ کے لیے تھی۔ آپ ﷺ نے ہر ہر قدم پر امن و سکینت کے لیے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جو کہ آپ ﷺ کی فطرت و طینت میں تھا۔ آپ ﷺ اخلاق کے بہت بلند درجے پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ گواہی دے رہے ہیں کہ انک لعلی خلق عظیم۔ جوامع السيرة لابن حزم میں ہے کہ آپ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے خوش خلق، خندہ جبیں اور مہربان طبع تھے۔ سخت مزاج اور تنگ دل نہ تھے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ حلیم و بردبار، نہایت شجاع اور بہادر، عدل و انصاف کے پیکر، انتہائی پارسا اور پاکدامن تھے۔ جود و سخا آپ ﷺ کی فطرت تھی۔ آپ ﷺ کے کبار صحابہ میں سے ایک ایسا صحابی یہود کے ہاتھوں شہید ہو گیا جس کا مثل مفقود تھا اور ایسا بہادر تھا جس سے بڑے بڑے لشکر خوف زدہ ہو جاتے۔ وہ آپ ﷺ کے دشمنوں (یہود) کے درمیان مقتول پایا گیا۔ آپ ﷺ نے انتقام کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کی بلکہ اپنی طرف سے سخت ضرورت مند ہونے کے باوجود سواوٹ فدیہ میں دیئے۔

آپ ﷺ کو زہر بھی دیا گیا۔ آپ ﷺ پر جادو بھی کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے کوئی بدلہ نہیں لیا بلکہ آپ ﷺ تو اپنے اوپر گندگی ڈالنے والی بڑھیا کی بیماری

میں خبر گیری کرنے بھی چلے گئے تھے کہ پتہ کروں کہ آج اس نے جسم اطہر پر غلاظت کیوں نہیں بھینکی؟؟؟

رسول رحمت ﷺ نے فتنہ و فساد کی جزائیت کی سختی سے تردید کی۔ غصہ کو شیطان کی طرف سے قرار دیا کہ یہ عقل کا دشمن ہے اور فرمایا جب غصہ آئے تو اس کے فرو کرنے کے لیے بیٹھ جایا کرو، بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ، لیٹے ہو تو اٹھ کر چلے جاؤ۔ ایک جگہ فرمایا: ((ليس الشديد عن القوة ولكن الشديد من غلب النفس عند الغضب)) کہ بہادر قوت والا نہیں بلکہ وہ ہے جو غصے پر قابو پالے۔

قرآن کریم جو آپ ﷺ کی سیرت کا شاہد ہے بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بقول کان خلقه القرآن آپ ﷺ کی سیرت ہے کہ آپ ﷺ مجسم قرآن ہیں۔ رسول رحمت ﷺ کی زندگی پائیدار امن اور مستحکم عافیت کی ضمانت ہے۔ آپ ﷺ نے امن و عافیت کے لیے یہود سے بھی معاہدہ کیا اور عیسائیوں سے بھی حتیٰ کہ مشرکین مکہ سے بھی کہ جنہوں نے آپ ﷺ پر زندگی تلخ کر دی تھی۔ طاقت و قوت کے باوجود انہی کی شرائط کے مطابق حدیبیہ میں معاہدہ کیا۔ سیرۃ لابن حشام جلد ۱ ص ۱۷۸ کے مطابق یہود سے معاہدہ میں لکھا:

ان بينهم النصح والنصيحة والبر دون الاثم وان النصر للمظلوم کہ فریقین ایک دوسرے کی بہتری، فلاح اور نیکی میں معاون ہوں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔

اپنے مفتوح عیسائیوں کے بارے میں فاتح کی زبان استعمال نہیں کی بلکہ امن و عافیت کے تقاضوں کے مطابق ایک مصلح کی طرح فرمایا: ((لنحران جوار الله وذمة محمد النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم وغائبهم وشاهدهم وعشيرتهم وتبعهم)) کہ اہل نجران اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہیں۔ ان کی جانوں، قوم، قبیلے، مال و زمین، حاضر و غائب، دوست احباب اور موجودہ حالات کی حفاظت ہوگی۔

ولا يغير حق من حقوقهم ان کے کسی حق کو بدلانا جائے گا۔

ولا يغير كلماء تحت ايديهم من قليل او كثير اور موجودہ جو کچھ تھوڑا بہت ہے، بحال رہے گا۔ (فتوح البلدان للبلخاری)

اپنے دین حق کو قبول کروانے اور اپنانے کے لیے زبردستی نہیں کی، اپنی تعلیمات حسنہ (جو صلاح و فلاح کی ضامن اور نجات کا ذریعہ ہیں) کے لیے قتل و غارت گری کی راہ نہیں اپنائی بلکہ باحسن فرمایا: ((لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي)) کہ دین کے فروغ کے لیے جبر و اکراہ کی اجازت نہیں، یہ معاملہ رشد و ہدایت باحسن طریقہ سے ہوگا۔

دشمن دین و عدو ذات کے بارے میں حکم ہوا:

﴿ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه

عداوة كانه ولي حميم﴾

کہ دشمن کی دشمنی کے علی الرغم نرم گفتاری اور حسن کرداری کو اپناؤ، اس طرح دشمن دشمنی چھوڑ کر دلی دوست بن جاتا ہے۔

معاملات انصاف و حیات میں عداوت و نفرت کے تاثرات سے یکدم علیحدگی کا فرمان جاری ہوا کہ ﴿ولا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون﴾ کہ کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے محض تعصب کی بناء پر زیادتی نہ کرنا۔

اور فرمایا کہ ﴿ولا يجرمنكم شنان قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا﴾ اگر انہوں نے تمہیں بیت الحرام کے قریب جانے سے روکا ہو تو اس وجہ سے ان پر زیادتی نہ کرنا۔

غور فرمائیے! ایک مسلم کی دلی آرزو بیت اللہ الحرام کی قربت میں زندگی گزارنے سے بڑھ کر کیا ہوگی مگر اس حرمان نصیبی میں مبتلا کرنے والوں پر بھی باب عدل و کرم ہی ہوا ہے۔

ظلم و زیادتی کے سدباب کے لیے اور امن و امان کے استحکام کے لیے انسانی جان کی قدر و قیمت ان الفاظ میں واضح کی۔

﴿من قتل نفسا بغير نفس او فسادا في الارض فكأنما قتل الناس جميعاً ومن احياها فكأنما احيا الناس جميعاً﴾ کہ جس نے بغیر قصاص کے کسی ایک شخص کو قتل کیا گویا اس نے انسانیت کا خون کر دیا اور جس نے ایک زندگی بچائی گویا اس نے تمام انسانی زندگیوں کو زندگی عطا کی۔

رحمة للعالمين ﷺ نے خونخوار لڑائیوں کو بند کیا،

حکمرانی کی آرزو، توسیع ملک کی تمنا، غلبہ قوت کے اظہار اور جوش انتقام کے دُور کے اصول پر لڑائی کو قطعاً ممنوع ٹھہرایا۔ انہوں نے جنگ کو صرف مظلوم کی امداد کا آخری ذریعہ، عاجزوں، درماندوں، عورتوں، بچوں کو ظالموں کے ہاتھ سے چھڑانے کا وسیلہ اور مذاہب مختلفہ و ادیان متعددہ میں عدل و توازن قائم کرنے کا آخری حیلہ بتایا۔

دنیا کا رحم دل سے رحم دل انسان بھی ان اصولوں کے لیے لڑائی کی ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا اور معمولی سمجھ کا شخص بھی ایسی لڑائی کو سراپا رحمت کہنے میں ذرا تامل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ فرمان جاری ہوا:

﴿وَمَا لَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ يَقُولُونَ رَبَّنَا احْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾

کہ ظالموں کے چنگل سے بے کسوں کو چھڑانے کے لیے علم جہاد بلند کرو۔

اسی طرح امن و سکون اور صلاح و فلاح کے لیے جدوجہد کی حتمی شکل اختیار کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ ﴿لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الدِّينِ لَمْ يُقَاتِلُكُمْ وَلَمْ يَحْجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ اِنْ تَرَوْهُمْ وَتَقْسَمُوا عَلَيْهِمْ اِنَّ اللَّهَ حَبِيبُ الْمَقْسُطِينَ﴾ کہ جو لوگ فساد نہیں (خواہ وہ غیر مسلم ہیں) ان کے ساتھ نیک سلوک کرو، عدل و انصاف سے پیش آؤ، اللہ عدل کرنے والوں کو (بہ) پسند کرتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ﴿كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ عدل و انصاف کرنے والے بنو، ظلم و زیادتی کرنے والے نہیں۔

سورہ الحدید میں فرمایا:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحديد: ۲۵)

کہ رسولوں کی آمد، ان پر کتب سماوی کا نزول، لوگوں پر ظلم و زیادتی کے لیے نہیں بلکہ عدل و انصاف کے لیے ہے تاکہ کوئی کسی کا استحصال نہ کرے۔

یہ تو تمام انبیاء و رسل کے متعلق ہے۔ رسول رحمت ﷺ تو تمام انبیاء و رسل کے سردار، ان کی شریعتوں کے مصدق اور پورا کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی

رسالت تو بالاولی امن و عافیت اور عدل و سکینت قائم کرنے والی ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ ہی دراصل دینِ ہدی اسلامِ مبین ہے۔ اسلام (یعنی سیرت مقدسہ) اللہ کا واحد مقبول دین ہے۔

ان الدین عندالله الاسلام

”اور یہی امن و سلامتی کا مظہر ہے۔“

اسلام کے ایک معنی ہی الدخول فی السلم ہیں۔ یعنی امن و سلامتی اور صلح و آشتی میں داخل ہونا۔

سیرت طیبہ کے پیغام ”امن و عافیت“ کی بات چھوڑیں۔ مکمل سیرت طیبہ ہی دراصل پیغام امن و عافیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَانْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾

کہ رسول اللہ ﷺ تو اللہ کا احسان ہیں۔ (سراپا احسان) جو امن و امان کی بحالی اور عافیت و سکون کے رواج کے لیے نفوس کا تزکیہ اور قلوب کی تطہیر فرماتے ہیں کہ امن و عافیت وقتی رسوم و رواج اور عارضی معاہدوں کی وجہ سے نہیں بلکہ افراد کے اذہان کے تصفیہ سے ہی ممکن ہیں۔ زندگیوں کی تعمیر اور افراد کی ذہنی تربیت و اصلاح ہی اس کا ایسا ذریعہ ہے جو مکمل ضمانت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے علاقوں کی ترقی کی بجائے فرد کی تربیت پر زور دیا کہ افراد کی اصلاح ہی علاقے اور سوسائٹی کی اصلاح و ترقی کا سبب ہے۔ فرد کی تربیت میں بھی اصل توجہ قلب پر رکھی اور فرمایا: خبردار! جسد انسانی میں ایک معمولی لوتھڑا ہے جو صحیح ہوگا تو اعمال صالحہ کا سبب ہوگا اور اگر (بدقسمتی سے) یہ صحیح نہ ہوگا تو کیا کرایا جاہلی کا پیش خیمہ ہوگا۔

آپ کی تمام تر تعلیمات اور حیات مبارکہ اسی کام کے لیے تھی، فرمایا: ((انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)) کہ میں تو مکارم اخلاق کے اتمام کے لیے آیا ہوں یعنی آپ کے مقاصد بعثت اصلاح اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم اور بتایا کہ اچھا اخلاق، عمدہ صفات ہی ایمان کو مکمل کرتی ہیں ((اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا)) آپ نے پوری امت کو تعلیم دی کہ ہر ماہ کے آغاز میں خیر و فلاح کی دعا کیا کرے۔ یعنی چاند دیکھتے ہی دعا مانگا کریں: ((اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة

والاسلام)) اسلام میں ہر کام مرضات اللہ کے حصول کے لیے کرنے کا حکم ہے جو رضائے الہی کے لیے نہ ہو وہ ریا کاری ہوتا ہے۔ اس سے دنیا و آخرت کی ناکامی مقدر بن جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی رحمت و کرم کا حق دار اسے ٹھہرایا ہے جو اہل دنیا کے لیے رحم دل ہو۔ فرمایا ((لا یرحم الله من لا یرحم الناس)) ایک دوسری جگہ فرمایا ((الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا امن فی الارض یرحمکم الله من فی السماء)) ایسے ہی فرمایا: ((کل مسلم علی مسلم حرام دمہ وماله وعرضه)) کہ مسلمان وہ ہے جس سے دوسروں کے مال و جان اور عزت و آبرو محفوظ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ واقعاً پیغامبر امن و عافیت تھے۔ آپ کی تمام زندگی نے مختلف درجوں اور قسموں میں بنی نوع انسان کو ہر حال میں اکائی فراہم کی۔ ایک اللہ، ایک دین اور ایک کعبے کی طرف واحدہ بنایا۔ ہر قسم کے فرق کو مٹایا اور عملاً دکھایا کہ امن و عافیت اکائی میں مضمر ہیں۔ من و تو کی تقسیم میں نہیں اور من و تو کی تقسیم کا خاتمہ تبھی ممکن ہے جب ہر کام اپنی ذات کے لیے نہ ہو بلکہ ذات برحق، معبود حقیقی کے لیے ہو۔

موجودہ دور بھی امن و عافیت کا متقاضی ہے۔ آج ہر طرف فتنہ فساد کی حکمرانی ہے۔ بلکئی انسانیت اور چیختی انسانیت اسی کے لیے دہائی دے رہی ہے۔ ایسے دور میں امن و سکون اور عافیت و اطمینان کے حصول کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ سیرت طیبہ کو اپنایا جائے۔ لیکن یہ اپنانا صرف کافر نرسوں، جلسوں اور سیمینارز تک محدود نہ ہو اور نہ ہی محض تحریر و تقریر تک بلکہ اس کو عملاً نافذ کیا جائے اور سیرت طیبہ کے مطابق معاشرتی مسائل کو حل کیا جائے۔

اگر ایک طرف انصاف مہیا نہ کیا جائے، ضروریات زندگی پوری نہ کی جائیں، ظلم و زیادتی روارکھی جائے۔ عوام و خاص کی تیز ہو، امیر و غریب کی درجہ بندی ہو۔ قانونی طور پر مساوات نہ ہو، دولت مند کے لیے سب کچھ جائز ہو اور مسکین کی زندگی تلخ بنا دی جائے۔ رشوت کا دور دورہ ہو، قتل اور غارت گری کی کھلی چھٹی ہو۔ وی، آئی، پی وغیرہ کے امتیازات ہوں۔ لیاقت و ذہانت کی جگہ سفارشیں چلتی ہوں۔ جانب داری کا بے جا استعمال ہو۔ عزتوں کی دھجیاں بکھرتی ہوں۔ سرعام شرفاء کی

سیرت صحابہؓ

# سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حرم

جناب مولانا عبدالملک مجاہد

اسلامی تاریخ میں جن شخصیتوں نے اپنی سیرت کے سہرے نقوش چھوڑے ہیں ان میں ایک بڑی شخصیت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ ان کو جو اعزازات ملے وہ کم ہی لوگوں کو نصیب ہوئے۔

ان کی عظمت و فضیلت کے بارے میں اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ ان کو اسلام کا پہلا معلم بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ قریش کے ایک بڑے خاندان عبدالدار سے تعلق رکھتے تھے۔ بڑے امیر والدین کے بیٹے تھے۔ ان کا بچپن اور جوانی نہایت ناز و نعم میں گزری تھی۔ عمدہ سے عمدہ تر نت نئی پوشاکیں پہنتے تھے۔ اپنی ماں کے بڑے ہی لاڈ لے تھے لہذا ان کے لیے نہایت قیمتی لباس بنایا جاتا تھا۔ مکہ میں سب سے مہنگا اور قیمتی عطر استعمال کرنے والے بھی مصعب ہی تھے۔ ان کے لیے یمن کے مشہور علاقے حضرموت سے جوتا خریدا جاتا تھا۔ یہ خود بھی بڑے خوبصورت نہایت خوش لباس خوش گفتار اور خوش خوراک تھے۔ نوجوانوں کی مجلس میں بیٹھتے تو ان کی گفتگو سننے والی ہوتی تھی۔ اتنی شاندار گفتگو کرتے تھے کہ سننے والا حیران رہ جاتا۔ اکثر نوجوان ان کا انتظار کرتے کہ وہ کب مجلس میں آئیں اور ان کی باتیں سنی جائیں۔ جب وہ مجلس میں بیٹھ جاتے تو سب ان کی طرف دیکھتے ہمہ تن گوش ہو کر ان کی باتیں سننے اور سر دھنتے۔ ان کے دلائل بڑے قوی اور زور دار ہوتے تھے۔ کوئی ان سے گفتگو میں آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

سیدنا مصعب بن عمیر کی والدہ خناس بنت مالک نہایت امیر کبیر عورت تھیں۔ سیدنا مصعب کی شخصیت میں بے شمار خوبیاں جلوہ گر تھیں۔ وہ بڑے بہادر تھے۔ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ تاہم ایک ذات ایسی تھی جس سے وہ بہت ڈرتے تھے اور ان کے سامنے ان کی گھگی بندھ جاتی تھی اور یہ ان کی والدہ تھیں۔ وہ والدہ کے بڑے فرمان

بردار تھے۔ اپنی ذہن کے کپے تھے۔ ایک مرتبہ جو ارادہ کر لیتے وہ اٹل ہوتا تھا۔

جب اللہ کے رسول ﷺ نے آوازہ حق بلند فرمایا تو یہ نہایت ہی کٹھن اور مشکل دور تھا۔ اسلام قبول کرنے والے بہت تھوڑے تھے۔ چھپ چھپ کر تبلیغ ہوتی تھی۔ ایک دن ایسا آیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صفا پہاڑی کے دامن میں ارقم بن ابی ارقم کے گھر کو دعوت اسلامی کا مرکز بنا لیا۔ یہ گھر لوگوں کی نگاہوں سے دور تھا۔ ارقم کا تعلق ابو جہل کے خاندان بنی مخزوم سے تھا۔ پھر تاریخ نے وہ دن بھی دکھا جب بنی عبدالدار کے اس فرزند نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی کیفیت بدل گئی۔ ان کا بیشتر وقت دار ارقم میں گزرتا۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت میں رہ کر آپ ﷺ کی رہبری سے فیض یاب ہوتے اور اسلام کی تعلیمات حاصل کرتے تھے۔

**سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**  
”مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین میں سے ہیں“  
معلم مدینہ اور شہید احد ہیں۔“ (بخاری: ۳۹۲۴)

ان کی والدہ اسلام کی سخت دشمن تھیں۔ اسلام کا نام سننا بھی گوارا نہ کرتی تھیں اس لیے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مصلحتاً اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ مگر آخر کب تک وہ اسلام کو چھپائے رکھتے۔ ایک دن ان کے دوست عثمان بن طلحہ نے ان کو دار ارقم میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ پھر کسی اور مقام پر محمد ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ چنانچہ عثمان بن طلحہ نے ان کی والدہ کو ان کے اسلام لانے کی خبر دے دی۔ بس پھر کیا تھا ایک بھونچال آ گیا۔ ان کی ماں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کا بیٹا بھی اسلام قبول کر سکتا ہے۔

ایک دن سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کی ماں نے اپنے

خاندان والوں کو جمع کیا بعد ازاں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ یہ اپنی ماں سے صرف ڈرتے ہی نہ تھے بلکہ اس کا بے حد ادب و احترام بھی کرتے تھے۔ ماں نے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا رکھا تھا۔ قریب تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو مار بیٹھتی کہ اشراف میں سے ایک شخص نے اسے منع کیا اور کہا کہ ہم اس کو سمجھا دیتے ہیں اتنا غصہ نہ کرؤ یہ خود ہی سمجھ جائے گا۔ اس وقت تو طوفان ٹل گیا۔ مگر جوں جوں ماں کی اسلام دشمنی میں سختی آتی گئی سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کی قوت ایمانی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ماں نے ان سے تمام مراعات چھین لیں اور یہ تمام دنیاوی نعمتوں سے محروم کر دیئے گئے۔ جب ماں نے دیکھا کہ اس کا یہ حربہ بھی کامیاب نہیں ہوا تو ان کو قید کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

یہ وہ وقت تھا جب قریش کے ظلم و ستم سے بچاؤ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ ارشاد ہوا:

”حبشہ میں ایک ایسا عادل حکمران ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا لہذا وہاں چلے جاؤ۔“

جن خوش نصیب لوگوں کو حبشہ کی پہلی اور پھر دوسری ہجرت کا شرف حاصل ہوا ان میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جب لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے تو ایک دن یہ بھی ماں کو ٹھل دے کر نکل بھاگے ہجرت کرنے والوں کے قافلے میں شامل ہوئے اور بخریت حبشہ پہنچ گئے۔ وہاں کچھ عرصہ گزرا تو مہاجرین حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اہل مکہ اسلام لے آئے ہیں چنانچہ بہت سارے لوگ واپس آ گئے۔ ان میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب وہ مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ محض افواہ تھی جبکہ حقیقی صورت حال یہ تھی کہ اہل مکہ اپنے کفر اور شرک میں پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گئے تھے اور مسلمانوں پر پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ظلم و ستم ڈھا رہے تھے۔

حبشہ میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ خاصے کمزور ہو گئے تھے۔ ان کی رنگت ہی بدل گئی تھی۔ ماں نے دیکھا تو بے تاب ہو گئی۔ بیٹے کو گھر لے آئی۔ مگر اب اس کی محبت اور پیار میں خاصا فرق تھا وہ اپنے بتوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھی۔ ادھر بیٹا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت



میں پہلے سے بھی آگے بڑھ چکا تھا۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نہایت خوش اخلاق تھے۔ جس کے پاس بھی تھوڑی سی دیر کے لیے بیٹھے اس کو اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔ ان کے بچپن کے دوست عمر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں نے حبشہ کی طرف اکٹھے ہی ہجرت کی تھی۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ میرا دوست تھا۔ میں نے اس سے بڑھ کر حسن اخلاق والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ اس کا کسی سے کم ہی اختلاف ہوتا تھا۔

اسلام سے محبت کی لذت بھی عجیب شے ہے۔ والدہ نے پھر سختی کی اور کہا: اگر تم نے اسلام نہ چھوڑا تو میں تمہیں رسیوں سے باندھ کر گھر ہی میں قید کر دوں گی۔ انہوں نے والدہ کا یہ ارادہ دیکھا تو صاف کہہ دیا کہ ”جس نے بھی مجھے رسیوں سے باندھنے میں آپ کی مدد کی میں اسے قتل کر دوں گا۔“ مان اپنے بیٹے کے ناقابل تخیل عزم سے خوب واقف تھی۔ اس نے روتے ہوئے اپنے بیٹے کا راستہ چھوڑ دیا۔ بیٹے نے اپنے گھر پر الوداعی نظر ڈالی اور پھر اپنی ماں کے قریب پہنچ کر ادب سے کہا: ”اماں جان! میں آپ کا نہایت ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ بس ایک مرتبہ اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دو۔“

ماں نے بیٹے کو غضب ناک لگا ہوں سے دیکھا اور بولی: ستاروں کی قسم! جب تک میری عقل باقی ہے اور ہوش و حواس کام کرتے ہیں میں تمہارا مذہب کبھی قبول نہیں کروں گی۔ یہ الفاظ سن کر بیٹے کے دل پر کیا بیتی ہوگی؟ یہ وہی جانتے تھے۔

سیرت نگاروں نے ایک اور منظر بیان کیا ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے رسول ﷺ کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ اتنے میں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ آج ان کی پوشاک ناٹ کی ہے۔ ناٹ کے دو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تھے جن سے بمشکل ستر چھپا رکھا تھا کیونکہ آج ان کی والدہ نے ان کے بدن کے کپڑے بھی اتروا لیے تھے۔ جب انہوں نے ستر چھپانے کے لیے کچھ مانگا تو اس نے بیٹے کی طرف ناٹ کے دو ٹکڑے پھینک دیے اور کہا: ”اگر تم محمد (ﷺ) کو نہیں چھوڑتے تو پھر آج سے تمہیں یہی لباس پہننا پڑے گا۔“ چنانچہ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ یہی لباس پہنے ہوئے

بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آہیں نکل گئیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ساتھی کی طرف شفقت بھری نگاہوں سے دیکھا اور ارشاد فرمایا:

”میں نے مصعب کو اسلام لانے سے پہلے بھی دیکھا ہے پورے مکہ میں اس سے زیادہ والدین کا لاڈلا کوئی نہ تھا۔ اسے دنیا بھر کی آسائشیں اور سہولتیں میسر تھیں۔ یہ سب سے مہنگا عطر استعمال کرتا تھا مگر اس نے یہ ساری نعمتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے قربان کر دیں۔“

مدینہ طیبہ سے چھ افراد پر مشتمل ایک وفد مکہ آتا ہے ان لوگوں کی خوش قسمتی کہ ان کی اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر واپس جاتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں اسلام کی روشنی بڑھنے اور پھیلنے لگتی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے لیے کوئی معلم بھیج دیجیے جو ہمیں قرآن اور دین کے دیگر امور کی تعلیم دے۔ معلم کی بڑی شان ہوتی ہے۔ یہ بہت اہم اور نازک ذمہ داری ہے۔ معلم کے انتخاب کے لیے اللہ کے رسول ﷺ

**میں نے مصعب کو اسلام لانے سے پہلے بھی دیکھا ہے پورے مکہ میں اس سے زیادہ والدین کا لاڈلا کوئی نہ تھا۔ اسے دنیا بھر کی آسائشیں اور سہولتیں میسر تھیں۔ یہ سب سے مہنگا عطر استعمال کرتا تھا مگر اس نے یہ ساری نعمتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے قربان کر دیں۔**

کی نگاہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ پر پڑتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ مصعب! یثرب چلے جاؤ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ یثرب پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے میزبان انصار کے سردار اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

یثرب کا ماحول مکہ سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں دعوت و تبلیغ کا میدان کھلا ہے۔ کوئی خاص رکاوٹ نہیں۔ یہ نہایت حکمت سے آہستہ آہستہ لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ قرآن پڑھا رہے ہیں۔ ان کی دعوت کا اسلوب بھی بڑا عمدہ تھا۔ لوگ اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔ دعوت حق قبول کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی لوگوں کے گھروں میں جاتے ان کی مجالس میں شامل ہوتے ان کے قبائل سے رجوع کرتے اور انہیں قرآن پڑھ کر سناتے۔ اللہ کے

رسول ﷺ کے بارے میں آگاہ کرتے اور ان کے اخلاق اور محاسن عالیہ بیان کرتے۔ اس جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک دو آدمی اسلام قبول کر لیتے۔ ادھر سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جواب ان کے دوست بھی تھی محرم راز بھی تھے اور شریک کار بھی وہ ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام کو بڑی تیزی سے پھیلنا چاہیے۔

ایک دن انہوں نے سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور بنی عبدالاشہل اور بنی ظفر کے محلے میں تشریف لے گئے۔ وہاں بنی ظفر کے ایک باغ میں مرقق نامی ایک کنویں پر بیٹھ گئے۔ ان کے پاس کچھ مسلمان جمع ہو گئے۔ اس وقت تک بنی عبدالاشہل کے دو بڑے سردار اسعد بن معاذ اور اسید بن خنیس مسلمان نہیں ہوئے تھے ابھی مشرک ہی تھے۔ جب انہیں ان کی آمد کی خبر ہوئی تو سیدنا اسعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اسید سے کہا: تم جاؤ اور دیکھو کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ یہ ہمارے عزیزوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ دراصل اسعد بن زرارہ میرا خالہ زاد ہے۔ میں اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا۔ تم ان لوگوں کو ڈانٹ دو اور ہمارے محلے میں آنے سے منع کر دو۔ اگر خالہ کا بیٹا نہ ہوتا تو یہ کام میں خود ہی انجام دیتا۔

اسید نے اپنا حربہ اٹھایا اور ان لوگوں کے پاس جا پہنچے۔ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے انہیں باغ میں آتے دیکھا تو سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ یہ اپنی قوم کا سردار آ رہا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ سے اپنی بندگی کا رشتہ بچ کر دکھاؤ۔ یعنی انہیں دین حنیف کی دعوت دو [وقد جاءك فاصدق الله فيه] سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر یہ بیٹھے گا تو میں اس سے ضرور بات کروں گا۔ اس دوران اسید ان کے پاس پہنچ گئے اور آتے ہی ان کو سخت ست کہنے لگے۔ بولے: تم یہاں کیوں آئے ہو؟ تم ہمارے کمزوروں کو بیوقوف بناتے ہو۔ یاد رکھو! اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو ہم سے الگ ہی رہو۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے نہایت اطمینان سے کہا: کیوں نہ آپ تھوڑی دیر کے لیے ہمارے پاس بیٹھیں، ہماری بات سنیں، اگر ہماری بات پسند آجائے تو قبول کر لیں، ورنہ پسند نہ آئے تو چھوڑ دیں۔ اسید نے کہا: تمہاری بات معقول ہے۔ تم نے انصاف کی بات کی

کئے اسلام کا تعارف کرایا، پھر اللہ کے رسول ﷺ کے تعارف کے بعد قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ قرآن کے الفاظ سیدنا سعد بن معاذ کے دل و دماغ میں اتر رہے تھے۔ اسلام کے پہلے سفر نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا، ان کا چہرہ چمک رہا تھا۔ کہاں وہ غصہ اور اشتعال بھری باتیں اور کہاں اب ان کی یہ خندہ پیشانی اور بے تباہیاں کہ ایک دم سے بے اختیار ہو کر پوچھنے لگے: تم لوگ اسلام لاتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ جواب ملا: اسلام قبول کرنا بڑا آسان ہے۔ بس آپ غسل کر لیں۔ کپڑے پاک کر لیں۔ حق کی شہادت دیں اور پھر دو رکعت نماز ادا کریں۔ آپ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

چنانچہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اٹھتے ہیں انہوں نے غسل کیا، کپڑے بدلے اور پھر مدینہ طیبہ کا یہ نامور سردار کلمہ طیبہ پڑھنے لگا۔

مدینہ طیبہ کے ممتاز سرداروں کے اسلام قبول کرنے کے باعث سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بہت بڑی کامیابی مل چکی ہے۔ ان کے چہرے پر اطمینان ہے۔ وہ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ مدینہ طیبہ کا نامور سپوت دامن اسلام میں جگہ پا چکا ہے۔ ادھر سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا دل کچھ اور ہی فیصلہ کر چکا ہے۔ انہوں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور اپنی قوم کی طرف چل دیے۔ قوم کے دانشمندیوں نے دور ہی سے ان کے آنے کا انداز دیکھا تو کہنے لگے: بخدا سعد جو چہرہ لے کر گئے تھے اس کی بجائے وہ دوسرا چہرہ لے کر واپس آ رہے ہیں۔ اتنی دیر میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اپنی قوم سے یوں مکالمہ کرتے ہیں: بنی عبدالاشہل! تم لوگ میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ اپنے باطن میں میرا معاملہ کیسا سمجھتے ہو؟ قوم کے افراد بیک زبان بولے: آپ تو ہمارے سردار ہیں ہم میں سب سے زیادہ اچھی سوجھ بوجھ کے مالک ہیں۔ ہمارے نمایاں افراد میں سے ہیں۔

اب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر میرے بارے میں تمہاری یہی رائے ہے تو سنو! تمام مردوں اور عورتوں سے میری بات چیت حرام ہے، جب تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہ لاؤ۔ وہ قوم کے سردار تھے، قوم کے مالک ہیں۔ ہمارے نمایاں افراد میں سے ہیں۔

اب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر میرے بارے میں تمہاری یہی رائے ہے تو سنو! تمام مردوں اور عورتوں سے میری بات چیت حرام ہے، جب تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہ لاؤ۔ وہ قوم کے سردار تھے، قوم کے مالک ہیں۔ ہمارے نمایاں افراد میں سے ہیں۔

اچانک سعد بن معاذ سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنی حارثہ کے لوگ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ اسعد تمہاری خالہ کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر سعد غصے سے بھڑک اٹھے اپنا نیزہ اٹھایا اور بڑی تیزی سے مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے۔

وہ دونوں ابھی تک بنی ظفر کے ایک باغ میں مرق نامی کنویں پر نہایت اطمینان سے بیٹھے تھے۔ اب وہ سمجھ گئے کہ اسید کا اصل منشا کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بات پیش کرتے ہیں اس کو سعد خود سنیں۔ سعد بن معاذ نے اپنے خالہ زاد اسعد رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! اگر میرے اور تمہارے درمیان قرابت کا تعلق نہ ہوتا تو تم مجھ سے کسی اچھائی کی امید نہیں رکھ سکتے تھے۔ تم لوگ ہمارے محلے میں آ کر جو حرکتیں کر رہے ہو وہ ہمیں قطعاً گوارا نہیں۔

ادھر اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ آپ کے پاس ایک

**اسلام کی تاریخ کا سنہرا باب کھلتا ہے۔ شام تک سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے کم و بیش تمام افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مقدس بول سے مدینہ طیبہ کی بستی گونج رہی ہے۔**

ایسا سردار آ رہا ہے جس کے پیچھے اس کی پوری قوم ہے۔ اگر اس نے تمہاری بات مان لی اور اسلام قبول کر لیا تو پھر اس کی قوم کا کوئی فرد پیچھے نہ رہے گا۔ چنانچہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سعد کی کڑوی کیسی گفتگو کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے نہایت نرمی اور نوازش سے کہا: آپ تھوڑی دیر کے لیے تشریف تو رکھیں ہماری بات تو سنیں! اگر آپ کو ہماری بات اچھی لگے تو اسے قبول کر لیجیے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کی ناپسندیدہ بات کو آپ سے دور ہی رکھیں گے۔

سیدنا سعد کہنے لگے: یہ تو بلاشبہ تم نے انصاف کی بات کی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنا نیزہ زمین میں گاڑا اور آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ اب سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی باری تھی۔ وہ بہترین خطیب تھے، عمدہ گفتگو کا سلیقہ خوب جانتے تھے۔ انہوں نے اسلام کے محاسن بیان

ہے۔ پھر حربہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ اب سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی بات شروع کی۔ اس کے محاسن بیان کیے اور قرآن پاک کی تلاوت کی تو دوران گفتگو ہی اسید کے چہرے سے اندازہ ہو گیا کہ وہ بات قبول کر رہے ہیں اور ان کے چہرے پر چمک آ گئی ہے۔ جیسے ہی سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے اپنی بات ختم کی تو اسید نے کہا کہ یہ تو بڑی اچھی باتیں ہیں اور بہت ہی خوب ہیں پھر پوچھا: جب تم لوگ کسی کو مسلمان کرتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: آپ غسل کر لیں۔ کپڑے پاک کر لیں اور حق کی شہادت دیں۔ دو رکعت نماز پڑھیں۔ سیدنا اسید رضی اللہ عنہ کے دل کی کایا پلٹ چکی تھی۔ وہ فوراً اٹھے غسل کیا، پاک صاف کپڑے زیب تن کیے، کلمہ شہادت پڑھا اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی اور کہنے لگے: میرے پیچھے ایک اور شخص بھی ہے اگر وہ تمہارا بیروکار بن جائے اسلام قبول کر لے تو پھر اس کی قوم کا کوئی آدمی پیچھے نہیں رہے گا، سب مسلمان ہو جائیں گے۔ میں انہیں ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سعد بن معاذ کی طرف روانہ ہو گئے۔

سیدنا سعد بن معاذ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سیدنا اسید رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے: واللہ! یہ شخص تمہارے پاس جو چہرہ لے کر آ رہا ہے یہ وہ چہرہ نہیں ہے جسے لے کر گیا تھا۔ اتنی دیر میں سیدنا اسید رضی اللہ عنہ مجلس میں پہنچ جاتے ہیں۔ سیدنا سعد بن معاذ نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس کا کیا ہوا؟ تم کیا کر کے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے ان سے بات کی ہے۔ واللہ! مجھے تو ان کی بات میں کوئی غلط چیز نظر نہیں آئی۔ ویسے میں نے ان کو منع کر دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم وہی کریں گے جو آپ چاہیں گے۔

سیدنا اسید رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ کسی طرح سعد بن معاذ حلقہ گوش اسلام ہو جائیں۔ یہ نہ صرف اپنی قوم کے سردار تھے بلکہ وقت کے بہترین مفکر بھی تھے۔ سیدنا اسید رضی اللہ عنہ سوچنے لگے کہ اب ان کو سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تک کیسے بھیجا جائے تاکہ یہ ان کی باتیں سنیں اور اپنے لیے صحیح دین کا خود فیصلہ کریں۔ انہوں نے

(الرسول ﷺ (ال عمران: 144)

”اور محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول ہی ہیں آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔“

نیزے کی اُنی آپ کے سینے کے پار ہو گئی۔ آپ زمین پر گر گئے اور ساتھ ہی شہید ہو گئے۔ شہادت کے وقت عمر مبارک چالیس سال تھی۔ معرکہ ختم ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ دیگر صحابہ کے ساتھ شہداء کو الوداع کہہ رہے تھے جن میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے آنسوؤں کے ساتھ ان کو یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا: ہم لوگوں نے محض رضائے الہی کی خاطر اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس کا اجر و ثواب اور بدلہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ ہم میں سے کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے ہجرت کا بدلہ دنیا میں بھی پایا اور کچھ ایسے تھے جن کو دنیا میں کوئی مادی فائدہ حاصل نہ ہوا ان میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جب ان کو دفن کرنے لگے تو نفن میسر نہ تھا ایک چھوٹی سی چادر تھی جس کو سر پر ڈالتے تو پاؤں ننگے رہ جاتے اور پاؤں پر سر کا تے تو سر مبارک ننگا رہ جاتا۔

رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی آپ ﷺ تشریف لائے اپنے پیارے ساتھی کی نعش کے قریب کھڑے ہوئے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مومنوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے

رب کے ساتھ وعدے کو سچا کر دکھایا۔ مصعب!

میں نے تمہیں مکے میں دیکھا تھا تم سے زیادہ

نفیس لباس اور تم سے زیادہ خوبصورت بال کسی

کے نہیں تھے اور اس وقت میں تمہاری یہ حالت

دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں

اور تم ایک معمولی چادر میں لپٹے ہوئے ہو۔“

پھر آپ ﷺ نے تمام شہداء کی طرف ایک نظر ڈالی

اور فرمایا:

”اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم قیامت والے

دن شہداء میں اٹھائے جاؤ گے۔“

پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا:

”مصعب کے سر کو چادر سے ڈھانپ دو اور

قدموں کو ازخراگاس سے ڈھک دو (اور پھر قبر کے

سپر دو۔)۔“

زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر ہی پر ہے۔ وہ سارا دن تبلیغ کرتے ہیں۔ لوگوں کو اسلام کے ارکان سکھاتے ہیں۔ مدینہ کے سردار ان کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ جا بجا لوگ یہی باتیں کر رہے ہیں کہ اگر سیدنا اسید بن حذیفہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے ہیں اور سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت نے اسلام قبول کر لیا ہے تو پھر ہم کیوں پیچھے رہیں۔ اس کے بعد ان کا رخ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف ہوتا ہے کہ ان کی زبان سے تو دین حق ہی کی بات ہی نکلتی ہے۔ جب ان کو محسوس ہو گیا کہ اب مسلمانوں کی ایک قابل قدر جماعت پروان چڑھ چکی ہے تو ان کا مشن ایک حد تک پورا ہو گیا۔ اب حج کا موسم آ رہا ہے۔ نبوت کا تیر ہواں سال شروع ہو چکا ہے۔

مدینہ طیبہ کے لوگ حج کے لیے مکہ کا رخ کر رہے ہیں اور اس قافلے میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں تاکہ اپنے رہبر اعظم اور سالار اعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی کامیابیوں سے آگاہ اور مدینہ طیبہ کے حالات سے باخبر کر سکیں چنانچہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کو قبائل یثرب کے حالات اور ان کی جنگی و دفاعی صلاحیتوں کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان تمام حالات کو جاننے کے بعد ہجرت کی راہ ہموار اور آسان ہو جاتی ہے اور مسلمان ایک مرتبہ پھر آہستہ آہستہ نہایت حکمت سے مدینہ طیبہ کا رخ کرتے ہیں اور پھر ایک دن وہ بھی آتا ہے جب کائنات کی سب سے اعلیٰ اور معزز شخصیت آخری اور عالمی نبی حضرت محمد ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یثرب پہنچ جاتے ہیں۔

غزوہ بدر دو ہجری کو ہوا اللہ کے رسول ﷺ جب بدر کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو ان کے فدائیوں میں یہ قریشی نوجوان سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہے۔ کچھ ہی عرصے کے بعد غزوہ اُحد کا موقع آتا ہے۔

جنگ اُحد میں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ شریک ہیں۔

مسلمان جب تتر بتر ہو گئے تو سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ ثابت قدم

رہے۔ ابن قمرلیش آگے بڑھا اس نے آپ پر وار کیا اس

وقت آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

ان کی مطیع بھی تھی ان کا احترام بھی کرتی تھی۔ ان کی ذہانت و فطانت اور سمجھ بوجھ کی دل سے قائل تھی اور پھر سردار نے تو عین فطرت کی بات کی تھی۔ اسلام تو دین فطرت ہے۔ اب ان کی بات بنی عبدالاشہل کے لوگوں میں گردش کرنے لگی۔ گھروں گلی کوچوں اور بازاروں میں اسلام کا چرچا ہے۔ لوگ جوق در جوق حق کی صدا پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اسلام کی تاریخ کا سنہرا باب کھلتا ہے۔ شام تک سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے کم و بیش تمام افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مقدس بول سے مدینہ طیبہ کی بستی گونج رہی ہے۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کتنے خوش قسمت ہیں۔ بڑے سردار کی خوبی یہی ہوتی ہے کہ قوم اس کا احترام کرتی ہے۔ ان کی قوم کے جتنے لوگ اسلام قبول کرتے ہیں ان سب کی نیکیاں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے نصیب میں آتی ہیں۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پورا قبیلہ بنی عبدالاشہل اسلام قبول کر لیتا ہے۔ صرف ایک شخص رہ جاتا ہے۔ ان کا قصہ بھی بڑا عجیب ہے۔

قارئین کرام! اگر کوئی شخص آپ سے سوال کرے کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی نہ کیا ہو اور اسے اللہ کے رسول ﷺ نے جنتی ہونے کی گارنٹی دی ہو؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ تاریخ اسلام میں متعدد ایسے افراد ہیں جنہوں نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی مگرناطق وحی نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی۔ ان خوش قسمت لوگوں میں بنی عبدالاشہل کی قوم کا ایک فرد اصیرم بھی ہے۔ اُس نے اسلام کے ابتدائی دور میں کسی وجہ سے اسلام قبول نہ کیا۔ مگر جب اللہ کے رسول ﷺ غزوہ اُحد کے لیے نکلتے ہیں تو عین معرکے کے وقت اصیرم میدان جنگ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اسلام قبول کرتے ہیں اور پھر کافروں سے لڑتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے لیے ایک بھی سجدہ نہیں کیا۔ ایک نماز بھی ادا نہیں کی مگر اللہ کے رسول ﷺ ان کو سہ ٹیکٹ دے رہے ہیں کہ اصیرم نے عمل تھوڑا کیا مگر اس کا اجر بہت زیادہ پایا۔

قارئین کرام! اسلام کے پہلے سفیر جن کو اہل مدینہ

نے ”مصعب الخیر“ کا لقب دیا ان کا قیام سیدنا اسعد بن



## عقیدت کے پھول بحضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(کاوش نکر: جناب عبدالرحمن عاصم ایم، اے (میاں جنوں))

مرے دل میں اطاعت آپ کی ہے  
 سبھی سے بڑھ کے عظمت آپ کی ہے  
 نظر میں رب کے وقت آپ کی ہے  
 غم امت عنایت آپ کی ہے  
 مشالی جو شجاعت آپ کی ہے  
 مسلم بس فصاحت آپ کی ہے  
 محقق بس امامت آپ کی ہے  
 حضور حق یہ رفعت آپ کی ہے  
 حسیں سب سے صباحت آپ کی ہے  
 فہم دامن میں اُلفت آپ کی ہے

مرا سرمایہ چاہت آپ کی ہے  
 نہیں ہے شان میں ہم پلہ کوئی  
 ملائک ہیں درِ اقدس کے درباں  
 پڑی ہو گی سبھی کو اپنی اپنی  
 خلّاق میں فہم ہیں آپ اشج  
 فصاحت میں نہیں ہے کوئی ہمر  
 نمونہ آپ کا طرز عمل ہے  
 شفاعت کا ملے گا حق یقیناً  
 رخ زیبا مر انور سے بڑھ کر  
 نہیں عاصم کے پلے کوئی نیکی

اپنی مشال آپ ہیں اطوار مصطفیٰ  
 کیا اُجالا کر گئے انوار مصطفیٰ  
 اتنا ہی دلپذیر تھا دیدار مصطفیٰ  
 اتنی ہی زور دار تھی یلغار مصطفیٰ  
 لہرائی کیسی شان سے تلوار مصطفیٰ  
 اتنا سدا بہار ہے گلزار مصطفیٰ  
 بے حد ہی جال نثار تھے انصار مصطفیٰ  
 عاصم مدح خواں ہے سرکار مصطفیٰ

کامل ہے بس جہاں میں کردار مصطفیٰ  
 چھائی تھی چار سو یہاں عصیاں کی تیرگی  
 آیا جو پاس آپ کا بس ہو کے رہ گیا  
 پسا کیا تھا کفر کو ہر اک مقام پر  
 میدان میں ڈٹ کے کفر سے وہ معرکے لڑے  
 دلکش ہیں سارے پھول ہی نکھت رنگ میں  
 گرنا پسینہ آپ کا داں خوں گراتے تھے  
 خوش بخت ہیں وہ لوگ کہ جو نعت خواں ہوئے

نا منصفانہ اور افراط و تفریط کے مظہر ہیں کیوں کہ کسی بھی مسلک کے عقائد و افکار کی نمائندگی اس کے معتبر اور کبار علماء سے ہوتی ہے۔ جب کہ یہاں عالم یہ ہے کہ سعودی عرب کے مفتی اعظم اپنے خطبہ حج میں 'داعش' کو گم راہ کہتے اور اس سے اظہارِ براءت کرتے ہیں۔ آج تک کسی بھی معروف سنی عالم نے اس تنظیم کی تائید و حمایت نہیں کی۔ اس کے باوجود داعش کا نام لے کر سلفیت اور سلفیوں کو رگیدتے چلے جانا عدل و انصاف کے کون سے پیمانوں پر پورا اترتا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ ایک منحرف گروہ کا بہانہ بنا کر تجزیے کے عنوان سے دل کا پرانا بخار نکالا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ یہاں ایسے اربابِ دانش بھی موجود ہیں جو موجودہ صورت حال کی تمام تر ذمہ داری شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مفتی تقی عثمانی اور مولانا زاہد الراشدی سمیت پورے مذہبی حلقے پر ڈالنے ہیں۔

③ مولانا سید سلمان ندوی ایک عالم دین ہیں اس پہلو سے ان کا احترام واجب ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ وہ موقع بہ موقع سلفیت پر تند و تیز لہجے اور سخت الفاظ میں ناروا تنقید کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ سیاسی مسائل ہوں یا دیگر فکری و مذہبی امور، ان میں اختلاف کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے

اور صحت مند تنقید سے معاملے کے نئے گوشے سامنے آتے ہیں جس کی اہمیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن محترم موصوف اکثر و بیش تر حد اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں، پھر جذباتی انداز اور فکر کا الجھاؤ تحریر کی سلاست، روانی اور ادبی چاشنی کو بھی سلب کر لیتا ہے اور قلم سے اس نوع کے جملہ صفحہ قرطاس پر آتے ہیں کہ یہ ساری تنظیمیں سلفیت کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہیں۔۔۔، "اس کے فکری دھماکے۔۔۔، اس کی شرعی ماں القاعدہ ہے!!" بہ ہر حال ان کا اسلوب جارحانہ اور جانب دارانہ ہوتا ہے جو علمی تنقید کے معیارات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ مولانا موصوف کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک غلبت پسند اور

## داعش سلفیت اور شیخ محمد بن عبدالوہاب

تحریر: جناب مولانا حافظ طاہر الاسلام مسکری

اجاگر کیا اور معاشرے میں ڈر آنے والی بدعات اور خرافات پر تنقید کی ان پر کفر سازی یا قتل مسلمین کے الزامات یکسر غلط فہمی پر مبنی ہیں جن کے ازالے کے لیے مولانا مسعود عالم ندوی صاحب ایک وہ ندوی تھے اور ایک ہمارے مدوح ہیں کی وقیع کتاب "شیخ محمد بن عبدالوہاب: ایک مظلوم اور بدنام مصلح" کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ برصغیر میں بعض علمائے دیوبند نے بھی ان پر اعتراضات کیے تھے لیکن اس کی وجہ ان کے احوال کی تفصیلات سے عدم واقفیت تھی جیسا کہ معروف دیوبندی عالم اور مناظر مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب "شیخ محمد بن عبدالوہاب" کے خلاف پروپیگنڈا اور علمائے حق پر اس کے اثرات" میں اس امر کی وضاحت کی ہے۔

آج کل سوشل میڈیا پر 'داعش' کے متعلق مولانا سید سلمان ندوی صاحب کا ایک مضمون بڑے پیمانے پر نشر کیا جا رہا ہے جس میں انھوں نے مذکورہ تنظیم کو سلفیت سے منسلک کرتے ہوئے سنی منہاج فکر اور سنی علماء کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے، قبل ازیں انھوں نے اس تشدد پسند گروہ کی تحسین و ستائش کرتے ہوئے اس کے سربراہ ابو بکر البغدادی کو ایک خط بھی لکھا تھا جس میں ان سے مختلف اقدامات کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ ظاہر یہ مضمون اپنے اسی سابقہ موقف کے کفارے کے طور پر لکھا گیا ہے جس میں سلفیت خواہ خواہ زیر عتاب آگئی ہے۔ ہم نے بعض احباب کے توجہ دلانے پر موصوف کی اس تحریر کا مطالعہ کیا تو بے حد افسوس ہوا کہ ان کا تجزیہ غیر جانب دارانہ نہیں بلکہ غلطی ہائے مضامین کا شاہکار ہے۔ اس پر مفصل نقد کی

① خاطر تو ایک مبسوط مضمون ہی کی ضرورت ہے جس کا فی الحال موقع نہیں۔ البتہ چند مختصر نکات کی صورت میں ایک اجمالی تبصرہ پیش خدمت ہے:

واضح رہے کہ دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند کی آفیشل ویب سائٹ پر ایک سوال کے جواب میں اس کتاب کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے امام محمد بن عبدالوہابؒ کو اہل سنت قرار دیا گیا ہے۔

⑤ داعش کا نام سلفیت سے ملانا اور پھر پورے سنی مدرسہ فکر کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے اسے مطعون کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے بعض لوگ پاکستانی طالبان، لشکر جھنگوی اور بعض دیگر تشدد گروہوں کو حنفی دیوبندی قرار دے کر پورے دیوبندی مکتب خیال کو نشانہ جرح بنا لیتے ہیں اور خطے میں ہلاکت و غارت اور بد امنی و فساد کا منبع حنفیت اور دیوبندیت کو گردانتے ہیں۔ ہماری رائے میں دونوں رویے

سے جوڑنا صریح نا انصافی اور خلاف حقیقت ہے۔ سلفیت نام ہے: نصوص کتاب و سنت کو فہم سلف کی روشنی میں سمجھنے اور سمجھانے کا اور اپنے تمام تر افکار و اعمال کو ان کے مطابق ڈھالنے کا اور بس! قرونِ ماضیہ کے اسی نظریے کو قرونِ متوسطہ میں شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ نے اور عہدِ متاخر میں امام محمد بن عبدالوہابؒ نے پیش کیا۔ فی زمانہ عرب کے سنی علماء اور برصغیر کے اصحاب الحدیث اسی کے پرچارک ہیں۔

⑥ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ عظیم مجدد، مصلح اور داعی توحید تھے جنھوں نے قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات اور سلف صالحین کے طرز عمل کی اتباع میں عقیدہ توحید اور اس کے تقاضوں کو شرح و بسط سے

یاد رکھنا

# آہ!..... شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ

تحریر: جناب مولانا عبدالرزاق مسعود

ہمارے ہاں مولانا عبداللہ میاں فضل حق مرحوم کے ہمراہ تشریف لائے، ایک ہفتہ قیام کیا، گلیات کے رسم و رواج کے مطابق ان کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ جو بھی پیش کیا جاتا بہت خوش ہو کر تناول فرما لیتے۔ ایک بار کھانے میں دیر ہو گئی تو مجھے کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے آپ میرے لیے کوئی پر تکلف کھانا بناتے رہے۔ بھائی! سادہ غذا اچھی ہوتی ہے، میرے لیے آلو انڈے بنا لیا کریں۔ یہ سالن مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ سادہ بھی ہے اور بنانے میں دیر بھی نہیں لگتی۔

ایک ہفتہ قیام کے دوران درس حدیث سے ہمیں مستفیض فرماتے رہے، مولانا رضاء اللہ ثنائی، حافظ ابراہیم کیرپوری بھی مجلسوں میں موجود تھے، علمی ادبی تاریخی واقعات اور پر بہار مجلس لگتیں، وہ دن کیا ہی خوب تھے؟ آج یہ تمام بزرگ اپنے صالح اعمال کے ساتھ فردوس میں پہنچ گئے ہیں۔ برطانیہ میں بسنے والے ہر اہل حدیث کو مولانا کی وفات سے سخت دکھ پہنچا تھا، جمعیت اہل حدیث پیلی فیکس برطانیہ کے ایک اجتماع میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے اور فردوس میں وہ تمام علماء صلحاء دنیا کی نیک مجالس کی طرح گلوں اور شکووں سے خالی علم و ایمان سے بھر پور ہوتی تھیں۔ قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق جنت میں بھی ایسی ہی مجلسیں قائم کرتے رہیں۔

﴿فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۝ عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكُلِّ فَاكِهَةٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَّذَّةٍ ۝ لَّشَّيْبَيْنِ ۝ لَا فِيهَا عُولٌ ۝ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝﴾

مولانا مرحوم کے لیے معروف شاعر جگن ناتھ کا یہ

شعر بار بار زبان پر آ رہا ہے۔

جانے والے اک تیرے جانے سے کیا باقی نہیں

زندگی کی بزم باقی ہے مگر ساتی نہیں

۱۹۷۶ء کا واقعہ ہے کہ میرا اور توحید آباد کی رونق حاجی سمندر خاں مرحوم کا کسی کام کی غرض سے گوجرانوالہ حکیم عبدالجبار صاحب کے ہاں جانا ہوا۔ رات حکیم صاحب کے ہاں بسر کی، صبح شوق پیدا ہوا کہ نماز فجر مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم کی مسجد میں ادا کرنی چاہیے۔ نماز فجر کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب نے حسب معمول درس قرآن شروع کیا تو مجھے حاجی سمندر خاں اور میرے ایک درہمسفر نے کہا کہ اب ہمیں چلنا چاہیے لیکن میں نے ان کو مولانا کا درس سننے پر مجبور کیا۔ مولانا قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر فرما رہے تھے:

﴿حُدِّثُوا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

میرے لیے آپ کا خطاب سننے کا پہلا اتفاق تھا، مولانا نے اپنے درس میں علمی موتی اور حیران کن نکتے بیان کیے۔ مسلمان کے لباس کی تمام صورتیں بیان کیں، خصوصاً عورت کے لیے سر ڈھانپنا ضروری ہے نہ کہ مرد کے لیے، خواہ نماز میں ہو یا غیر حالت نماز میں۔ حناف کے دلائل کا بڑی خوبصورتی سے دلائل کے ساتھ مسکت جواب دیا۔ میرے ذہن میں متعدد سوال پیدا ہوئے کہ مولانا سے بعد از درس استفادہ کروں گا لیکن مولانا نے وہ تمام مسائل بیان کیے کہ مجھے سوال کی ضرورت ہی نہ رہی۔

مولانا مرحوم میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی کہ جس مسئلہ پر بات کرتے اس کے کسی پہلو کو تشدد نہ چھوڑتے، بعد میں کسی کو سوال کرنے کی گنجائش ہی نہ رہتی۔ مولانا کا یہ درس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ علم کا ایک دریا ہے جو بہہ رہا ہے۔ فولادی آواز تھی جو گونج رہی تھی۔ سینکڑوں علماء کرام کے دروس سنے لیکن مولانا مرحوم کے درس قرآن کا وہاں کوئی توڑ نہ سکا۔ ۳۹ سال گزرنے کے باوجود بھی مولانا کے درس کی آج بھی چاشنی محسوس کر رہا ہوں۔

توحید آباد (گلیات ہزارہ) قیام کے دوران

میتوں مزاج انسان ہیں۔ کل تک وہ دانش کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور آج اسے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہ تھا کہ وہ اس تنظیم سے متعلق پہلے ہی اچھی طرح تحقیق کر لیتے اور پھر اپنی رائے قائم کرتے جب کہ سلفی علماء اول روز سے اس کی حقیقت آشکار کر چکے تھے، لیکن انہوں نے غالباً طلب شہرت کے پیش نظر، میر المومنین کے نام کتبوت لکھا اور اسے عام شائع کیا۔ ہمیں تسلیم ہے کہ انسان سے اندازے کی غلطی ہو جاتی ہے اور وہ تقاضا و جزئیات سے بے خبری کے سبب کوئی غلط رائے بنا لیتا ہے لیکن یہ کیا انداز ہے کہ اپنی غلطی سے رجوع کرتے ہوئے غیر متعلق نکات پر بحث شروع کر دی جائے اور سارا ملہ ان لوگوں پر ڈال دیا جائے جن کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ گویا مولانا محترم ایک مرتبہ پھر وہی غلطی دہرا کر اپنی غلت پسندی اور عاقبت نااندیشی کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔

⑤ آخر میں ہماری دردمندانہ گزارش ہے کہ آج جب کہ امت کو کفر و فتناء اور الحاد و لادینیت کے خلاف متحد اور متفق ہونے کی اشد ضرورت ہے، اس نوع کی تحریریں ہرگز سودمند نہیں ہو سکتیں بلکہ یہ خفیت اور سلفیت میں فاصلوں کو بڑھانے کا باعث ہوں گی۔ جب کہ ہماری نگاہ میں یہ دونوں مکاتب اپنے اپنے انداز سے اسلام کی تشریح و تبیین کرتے ہیں جن میں علمی مکالمہ جاری رہنا چاہیے۔ پس ہر دو کی توقیر لازم ہے اور ان سے وابستہ افراد کو ایک دوسرے سے قریب کرنا نہ صرف یہ کہ مذہب کا ضروری مطالبہ ہے بلکہ حالات کا بھی اولین تقاضا ہے۔ جو احباب ندوی صاحب کے اس مضمون کو بہت ہی نادر اور قیمتی سوغات سمجھ کر اس کی اشاعت عام کر رہے ہیں، اگرچہ یہ ان کا حق ہے لیکن ہماری استدعا ہے کہ یہ ہر گز کوئی مستحسن عمل نہیں کہ اس کی افادیت تو شاید ایک فی صد بھی نہ ہو، البتہ مضر اثرات بہت زیادہ ہیں اس لیے اس سے گریز ہی فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

مانیں، نہ مانیں، آپ کو یہ اختیار ہے ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں!

روشن دل اور روشن دماغ تھے۔ عربی زبان اور علوم دین کے بمصر عالم تھے۔ دیوان سنگھ انڈیز ”ریاست“ دہلی نے اپنی کتاب ”نا قابل فراموش“ میں لکھا ہے کہ ”اگر اسٹون میں کوئی فرشتہ ہے تو وہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ہیں۔“ قاضی صاحب نے صفر ۱۳۴۹ھ/ جولائی ۱۹۳۰ء میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں:

### ۴ غایۃ المرام

یہ کتاب مرزا قادیانی کے دور رسائل ”فتح اسلام“ اور ”توضیح المرام“ کے جواب میں ہے۔ اس کتاب میں حیات مسیح، رفع اور نزول مسیح پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث فرمائی ہے اور مرزا قادیانی کی تحریروں کا رد کیا ہے۔

صفحات: ۱۴۴..... سن اشاعت: ۱۸۹۱ء

### ۵ تائید الاسلام

یہ کتاب غایۃ المرام کا دوسرا حصہ ہے اور اس میں مرزا قادیانی کی کتاب ”ازالہ الاموال“ کا رد کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ مرزا کے عقائد پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

صفحات: ۱۵۰..... سن اشاعت: ۱۸۹۸ء

### ۶ مرزا صاحب اور نبوت

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی نبوت کا ذہب کا بطلان کیا گیا ہے۔

صفحات: ۱۶..... سن اشاعت (ندارد)

(..... باقی آئندہ)

## تقریب سنگ بنیاد

مرکزی جمعیت والہدیہ یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام صابر کالونی نزد بیوٹ فیکٹری ساہیوال میں جامع مسجد قباء الحمدیہ کے سنگ بنیاد کی ایمان افروز تقریب 24 نومبر 2015ء بروز منگل 2 بجے دوپہر منعقد ہوئی۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی حفظہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے پہلی اینٹ رکھی۔ اس مبارک تقریب میں مولانا احمد یار صدیقی، قاری اطہار احمد، قاری احمد فاروق مدین، قاری شبیر انجم، مرزا احمد یوسف عابد دیگر علماء کرام ومعززین شہر نے شرکت کی۔ تقریب میں قاری اطہار احمد خاں اور مولانا احمد یار صدیقی نے خطاب کیا اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے دعا کروائی۔

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی، بانی و مہتمم مسجد ہذا



فتنہ قادیانیت برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا تھا اس کے بانی مرزا غلام قادیانی ایک فتنہ پرور انسان تھا۔ اس نے انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیائے عظام رضی اللہ عنہم اور دین کی توہین میں کتابوں کے صفحے کے صفحے سیاہ کر ڈالے۔ جب اس کذاب نے مسیح مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو برصغیر کے علمائے اہل حدیث نے اس کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس کے خلاف محاذ کھولا اور اس کے خلاف کتابیں لکھیں اور اس سے تحریری اور تقریری مناظرے کیے۔ علمائے اہل حدیث نے فتنہ قادیانیت کی تردید میں جو تحریری خدمات انجام دیں ممتاز اہل قلم ملک عبدالرشید عراقی نے ان کا تعارف اس جامع مقالہ میں پیش کیا ہے۔ (ادارہ)

### مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی

شیخ اہل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی نے دہلی میں ۶۲ سال تک قرآن وحدیث کا درس دیا، ان کے تلامذہ کی تعداد کا شمار ممکن نہیں۔

﴿لَا يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ﴾

حضرت شیخ اہل اپنے فضل و علم کے اعتبار سے اپنے دور کے بلند پایہ محدث اور امام تھے حدیث کی امامت ان پر ختم تھی۔ شیخ احمد بن علی التوئی نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا: لا يوجد مثله في الارض! حضرت شیخ اہل نے ۱۰ رجب ۱۳۲۰ھ/ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو دہلی میں وفات پائی۔

قادیانیت کی تردید میں آپ کے تلمیذ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے ایک سوالنامہ مرتب فرمایا جس پر برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے دستخط کیے۔ حضرت شیخ اہل نے اس سوالنامہ کے جواب میں تفصیل سے فتویٰ لکھا، حضرت میاں صاحب کا یہ فتویٰ کتاب ”برصغیر پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین فتویٰ“ مرتبہ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی صفحہ ۴۵ تا ۸۶ درج ہے۔ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ

”مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ

اسلام سے خارج ہیں۔“

### ۱ متفقہ فتویٰ

مولانا بٹالوی نے اپنے رسالہ ماہنامہ ”اشاعت السنہ“

میں شائع کیا تھا۔ نومبر ۱۹۸۰ء میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے اپنے اشاعتی ادارہ ”دار الدعوة السلفية“ کے زیر اہتمام دوبارہ شائع کیا۔ (صفحات: ۱۸۸)

### مولانا محمد شبیر سہوانی

حضرت میاں صاحب اور ان کے تلمیذ رشید بلند پایہ مدرس، معلم اور مناظر تھے۔ سہوان کی سرزمین جو صدیوں سے علماء کی مہبط ہے ان جیسا صاحب علم و فضل پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے سہوان کی عظمت کو چار چاند لگائے۔ ایک عرصہ تک بھوپال کے قاضی رہے۔ فن مناظرہ میں ان کو ید طولی حاصل تھا۔ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ/ ۲۹ جون ۱۹۰۸ء کو دہلی میں انتقال کیا۔

قادیانیت کی تردید میں آپ کا تحریری مناظرہ ہے جو مرزا غلام قادیانی سے دہلی میں ”حیات مسیح“ کے عنوان پر ہوا تھا۔

### ۲ الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح

اس مناظرہ میں مرزا قادیانی اپنے سرسری بیماری کا بہانہ کر کے دہلی سے فرار ہو گئے۔ یہ مناظرہ کتابی صورت ۱۳۰۹ھ میں مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوا۔

صفحات: ۱۳۶..... سن اشاعت ۱۳۰۹ھ

### مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری مصنف ”رحمۃ للعالمین“ نامور عالم دین بلند پایہ محقق اور مؤرخ تھے۔ وہ علم و عمل، زہد و کمال اور فضل و ورع دونوں کے جامع تھے۔

پروپیگنڈہ کرنیوالوں کو موقع نہ مل سکے۔

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء میں حافظ حبیب الرحمن گلاسگو، مولانا محمد شعیب میرپوری بانی، مولانا منیر قاسم بریڈفورڈ، حافظ عبدالاعلیٰ درانی بریڈفورڈ، مولانا شفیق الرحمن شاہین اولڈہم، حافظ زبیر احمد راجپیل، حافظ سعید الرحمن شفیڈ، مولانا حفیظ اللہ خان برمنگھم، مولانا فضل الرحمن نیلسن، مولانا شریف اللہ شاہد بریڈفورڈ، مولانا محمد ابراہیم میرپوری برمنگھم، مولانا عبدالستار عاصم ویکفیلڈ، مولانا حافظ اخلاق احمد بریڈفورڈ، قاری ذکاء اللہ سلیم برمنگھم، مولانا زکریا سعید ہڈسفیلڈ، مولانا واجد مالک ملڈزبرا، حافظ عبدالحمید شاکسن، مولانا شیرخان جمیل احمد عری برمنگھم، حافظ عبدالباسط نیوکاسل، مولانا محمود الحسن یزدانی ہیلی ٹیکس، مولانا خلیل احمد راجپیل، قاری عزیز احمد سکپٹن اور دیگر علماء و فضلاء نے شرکت کی۔ مولانا حبیب الرحمن نے میزبان برانچ کے ذمہ داروں حاجی محمد اعلیٰ و دیگر احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور یوں یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## برطانوی مسلمان ہر قسم کی دہشت گردی سے لاتعلق اور امن پسند ہیں

مسلمانوں کو بھی نہیں دیگر کیونٹی کو بھی ان مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس لیے مسلمانوں پر انتہاء پسندی کا الزام نہ صرف غلط ہے بلکہ مسلم کیونٹی کو مزید تشویش میں ڈالنے کا سبب بھی ہے۔ علماء نے کہا کہ برطانیہ میں قائم مسلم مدارس و مساجد کے مثبت کردار کو نظر انداز کرنا آسان نہیں۔ انہی مدارس و مساجد کی بدولت برطانیہ میں مسلم کیونٹی ایک مہذب اور قانون کی پابند کیونٹی تصور کی جاتی ہے۔

علماء نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سمیت برطانوی مسلمانوں کی کوئی تنظیم ایسی نہیں جس نے داعش کی دہشت گردی اور درندگی کی مذمت نہ کی ہو کیونکہ وہ صحیح طور پر اسے گمراہ اور مسلمانوں کے دشمن گردانتے ہیں۔ یورپ اور برطانیہ میں پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف دائیں بازو کی تنظیمیں متحرک ہیں۔ برطانوی مسلمان یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس بمباری سے بے گناہ شہریوں کا کم از کم نقصان ہو، تاکہ داعش کا

برطانیہ بھر سے تعلق رکھنے والے تمام علمائے اہل حدیث کا کنونشن ڈیویزبری جامع اہل حدیث و مدرسہ سلفیہ میں گزشتہ روز قائم مقام امیر مولانا منیر قاسم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قاری عبدالودود کی تلاوت کے بعد جزیل سیکرٹری حافظ حبیب الرحمن نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ ناظم تبلیغ حافظ شریف اللہ شاہد نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ جماعت کی نئی قیادت کو اپنے اہداف کیسے حاصل کرنے چاہئیں اور برطانیہ میں دعوت دین کا کام کیسے آگے بڑھایا جائے۔ تمام برانچیں مرکز کے ساتھ کیسے مربوط و منسلک رہیں، ان موضوعات پر تمام علماء و خطباء نے اظہار خیال کیا۔ دسمبر میں بریڈفورڈ میں سرمایہ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا اور بتایا گیا کہ پاکستان، انڈیا اور سعودی عرب سے معزز علماء نے تشریف آوری کا وعدہ کیا ہے۔ سب سے پہلے اجلاس میں حال ہی میں وفات پانے والے مرحوم علماء پروفیسر شہاب الدین مدنی (سابق) امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر، شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالحمید ازہر اسلام آباد اور مولانا عبدالسلام فتح پوری (میلٹی) کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ ان علماء کی وفات سے جماعت میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جو بڑے عرصے بعد پر ہو سکے گا۔ اجلاس میں حاجی نذیر احمد انصاری کامونکی کی والدہ کی رحلت پر بھی اظہار افسوس کیا گیا۔ تمام مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل و اجر جزیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں واضح کیا گیا کہ اسلام کا پہلا سبق ہمدردی و انسانیت ہے، امن و سلامتی ہے، دہشت گردی اور انتہاء پسندی نر افساد ہے جس کا اسلام جیسے پر امن دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مغربی معاشرہ اسلام کو پروپیگنڈے کا ہدف نہ بنائے اور مدارس و مساجد پر انتہاء پسندی کا الزام نہ لگائے۔ گزشتہ دنوں حکومت نے برطانیہ میں مدارس کی رجسٹریشن لازمی قرار دے دی ہے جس کے تحت حکومت مدرسوں کو بند کر سکتی ہے یا عملے کے کچھ مخصوص ارکان کو بچوں کے ساتھ کام نہ کرنے کی پابندی بھی عائد کر سکتی ہے۔ اس پر کہا گیا کہ برطانیہ میں اس وقت کم و بیش دو ہزار مدارس کام کر رہے ہیں اور وہ اپنے ہدف یعنی امن و محبت کی تعلیم دینا اور بچوں کی اچھی تربیت کرنا تاکہ وہ قانون کے پابند اور معتدل مزاج شہری بن سکیں، کو بحسن و خوبی پورا کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں جن معاملات کی نشاندہی کی جا رہی ہے وہ صرف

## حکومت پرائیویٹ اداروں کو سرکاری اسکیم جیسی سہولتیں دے

فیصل آباد..... جج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے مرکزی راہنما حافظ شفیق کاشف نے وزیراعظم نواز شریف کے معاون خصوصی برائے قومی امور عرفان صدیقی سے خصوصی ملاقات کی جس میں جج 2016 کی پالیسی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ حافظ شفیق کاشف نے اس موقع پر معاون خصوصی سے مطالبہ کیا کہ حکومت پرائیویٹ و سرکاری اسکیم کا کرایہ یکساں، ٹیکس ختم اور پرائیویٹ اداروں کو بھی سرکاری اسکیم جیسی سہولتیں دے تو پرائیویٹ جج سستا کیا جاسکتا ہے۔ شفیق کاشف نے کہا کہ پرائیویٹ جج اسکیم کا مقصد جج کو سستا کرنا نہیں بلکہ اپنے بجٹ کے مطابق سہولتیں حاصل کرنے کے خواہشمند جج کو سرورس فراہم کرنا ہے۔ کچھ حلقے جج ٹورڈ آپریٹرز کے متعلق حکومتی اداروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ملک کی ایک بڑی انڈسٹری کے مستقبل کو داؤ پر لگا کر لوگوں کو سٹرکوں پر لانا چاہتے ہیں۔ یہ دہی لوگ ہیں جو مشرف اور پی پی پی کے دور حکومت میں بھی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں اور سیاسی دباؤ کے ذریعے اپنے لیے کوٹہ حاصل کرنے کی غرض سے موجودہ نظام کو داؤ پر لگانا چاہتے ہیں۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ سروس پروانڈر ایگریمنٹ (SPA) کی پابندی اور سعودی حکومت کی طرف سے جج آرگنائزرز کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دینے کے بعد آرگنائزرز کی حوصلہ افزائی کی بجائے ہراساں نہ کیا جائے۔ وزیراعظم کے معاون خصوصی نے کہا کہ حکومت جج آرگنائزرز کی مشاورت سے جامع پالیسی تیار کرے گی۔ جن پرائیویٹ ٹورڈ آپریٹرز کے خلاف شکایات نہیں ان کو بے وقور نہیں کیا جائے گا بلکہ تجربہ کار ٹورڈ آپریٹرز ایسی قابل عمل تجاویز لے کر آئیں جن کی مدد سے حکومت دونوں سکیموں کے جابیوں کی خدمات کو مزید بہتر بنا سکے۔ انہوں نے کہا کہ تجربہ کار نیک نام ٹورڈ آپریٹرز کی موجودگی میں نئے تجربات کی گنجائش نہیں لہذا جج کو نہ کی تقسیم اور خرید و فروخت کا نیا پنڈ وراکس نہیں کھلنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جج و عمرہ کے متعلق عوام کے حقوق کے تحفظ کیلئے جج و عمرہ ایکٹ لے کر آئیں گے تاکہ عازمین جج و عمرہ کی شکایات کو دور کیا جاسکے۔



## حاجی نذیر احمد انصاری کو صدمہ..... والدہ محترمہ انتقال کر گئیں!

کاموکی..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ممتاز رہنما و نائب ناظم مالیات حاجی نذیر احمد انصاری کی والدہ محترمہ 5 دسمبر 2015ء کی شب پیرانہ سالی میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے روز صبح دس بجے مسجد نمبرہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کافر فیضہ امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے انجام دیا اور قبر پر دعا پڑھ کر پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی نے کرواتے۔ مرحومہ انتہائی نیک، صوم و صلوة کی پابند اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں وفاقی وزیر مملکت عثمان ابراہیم، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، حاجی عبدالرزاق، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حاجی فاروق احمد، میاں محمد جمیل، مولانا قاری محمد حنیف ربانی، بشیر انصاری، مولانا محمد حسین مدنی، رانا محمد نصر اللہ خاں، اسلم ابراہیم، فاروق عالم انصاری، محمد خلیل ندیم، حافظ عبدالرزاق، یوسف ابراہیم، مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، میاں محمد راشد، محمد عمران مجاہد، حافظ محمد بارسلفی، حاجی عبداللہ شکور، سہیل خالد، پروفیسر حامد الرحمن، مولانا آصف ندیم، ڈاکٹر عبدالرؤف، چوہدری محمد اقبال اور قرب وجوار سے خطباء اور علماء سیاسی کارکنوں اور احباب جماعت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

## مولانا قاری محمد حنیف ربانی کو صدمہ..... والد محترم وفات پا گئے!

ممتاز خطیب مولانا قاری محمد حنیف ربانی، امیر ضلع گوجرانوالہ کے والد محترم، مولانا قاری محمد طیب بھٹوی کے بڑے بھائی، مولانا عبدالرحمن زاہد فاروقی اور مشتاق احمد فاروقی کے حقیقی ماموں جناب محمد شریف 7 دسمبر 2015ء کو بھٹہ محبت ضلع اوکاڑہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی نیک سیرت اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا عبدالسلام بھٹوی نے پڑھائی اور قبر پر دعا مولانا قاری محمد طیب بھٹوی نے کرواتے۔ شرکاء جنازہ میں مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی، میاں محمد جمیل، قاری سیف اللہ قصوری، مولانا محمد ابراہیم خلیل، مولانا عبداللہ یوسف، مولانا عبدالسمیع، حافظ احمد اللہ حامد، رانا نصر اللہ خاں، پروفیسر عبید الرحمن محسن، مولانا منظور احمد، عنایت اللہ ربانی، نعمت اللہ ظفر، حافظ حسن محمود کبیر پوری، میاں محمود عباس، قاری محمد خالد مجاہد، مولانا محمد یوسف پسروری اور پنجاب بھر سے علماء کرام، خطباء عظام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ادارہ جناب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے وہاں محترم مولانا قاری محمد حنیف ربانی و جملہ متعلقین کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

آغاز کیا ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ﴾ پر رقت آمیز انداز میں ارشاد فرمایا، جماعتی غیر جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی، بعد از طعام میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: قائد ملت سلفیہ حضرت پروفیسر ساجد میر صاحب کی پالیسیاں ملک میں بد امنی، دھشت گردی کا خاتمہ کے لیے ہیں اور ملک میں نفاذ اسلام کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم رحیم یار خاں

### ضروری وضاحت

AYF پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہنامہ ”نداء الاحسان“ (ماہ دسمبر) میں داعش کے حوالہ سے ایک مضمون چھپا جس میں مضمون نگار کا نام بشیر انصاری لکھا گیا ہے۔ جبکہ یہ مضمون بشیر انصاری (مدیر اعلیٰ) کا نہیں کسی اور کا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ادارہ)

### جناب حافظ رانا محمد خلیق خاں پسروری کی

### رحیم یار خاں آمد

12 نومبر 2015ء مقرر انقلاب جناب حافظ رانا محمد خلیق خاں پسروری نائب ناظم اعلیٰ مرکزی یہ بذریعہ شایمار ٹرین رحیم یار خاں تشریف لائے۔ انہیں کارکنوں کے ہجوم میں امیر تحصیل مرزا انتحاب یک صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری کی قیادت میں مرکز منہاج الاسلام لایا گیا نماز عصر ادا کرنے کے بعد ”اوصاف فورم“ میں گفتگو کی اور جماعت کی ترجمانی فرمائی، بعد اکیسپریس فورم میں اظہار خیال کیا اور جماعتی پالیسی سے آگاہ کیا۔ اس سارے سفر میں تحصیل ناظم صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری، امیر تحصیل مرزا افتخار بیگ، ہمراہ رہے۔

13 نومبر 2015ء کو مرکز منہاج الاسلام نہر کنارہ نزد وائرلیس پل شی رحیم یار خاں میں 12:30 بجے خطبہ جمعہ کا

### سید عتیق الرحمن شاہ کو صدمہ!

پرچہ طباعت کے لیے پریس بھیج رہے تھے کہ یہ افسوس ناک خبر موصول ہوئی کہ سید عتیق الرحمن شاہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کا صاحبزادہ انتقال کر گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ متعلقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق دے۔ ادارہ شاہ صاحب کے اس صدمہ میں شریک ہے۔ (ادارہ)

### اپیل

جامع مسجد طہ الامدیث دن پورہ نوشہرہ سانی روڈ گوجرانوالہ میں مصنیٰ النساء یرتیر ہے۔ احباب خیر تعاون فرمائیں۔ رابطہ: حافظ محمد یونس کلیم ربانی و مہتمم مسجد ہذا

0300-6470536

# اخبار الجماعۃ

## مبارکباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم تعلیمات پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی کے بھتیجے مرکزی جمعیت اہل حدیث ماچھی وال ضلع وہاڑی کے امیر جناب چوہدری عبدالوحید گریوال تحصیل وہاڑی کی یونین کونسل نمبر 15 سے چیئر مین منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مد مقابل امیدوار سے 1140 ووٹ زائد لیے ہیں اس طرح وہ بھاری اکثریت کے ساتھ یوسی کے چیئر مین منتخب ہو گئے۔ ادارہ ہفت روزہ اہل حدیث انہیں اس عظیم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فرائض دیانت داری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ)

### ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام ”مدرسہ غزنویہ“ 4 شیش محل روڈ لاہور میں ماہانہ درس قرآن جناب پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں (پونچھ روڈ لاہور) بتاریخ 21 دسمبر 2015ء بروز سوموار بعد نماز مغرب ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! عورتوں کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا اور درس کے اختتام پر تواضع بھی کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

الداعی الی الخیر: سید جنید غزنوی، مہتمم دارالعلوم  
رابطہ کے لیے: 0313-4600183

### قرآن کانفرنس

22 نومبر بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکز عبداللہ عطا ناؤن جہانیاں میں عظیم الشان ”قرآن کانفرنس“ زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اقبال حنیف منعقد ہوئی۔ ناظم مولانا عبدالرحمن سلفی مہمان خصوصی تھے۔ قاری محمد رفیق الرحمن، ڈاکٹر محمد نوید اکبر، مولانا طلحہ الطاف، امیر ضلع قاری سیف اللہ عابد، مولانا ناصر مدنی آف لاہور کے خطابات ہوئے، قرب جوار سے سامعین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

شفیق الرحمن، جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10-R جہانیاں

### درس قرآن

الجمعیۃ یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام 3 دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیق اکبر 86/6-R نور شاہ روڈ ساہیوال میں مولانا حبیب الرحمن بن مولانا منظور احمد نے ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ کے عنوان پر درس قرآن دیا۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت AYF ضلع ساہیوال

### عیسائی میاں بیوی کا قبول اسلام

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث حافظ آباد شہر مولانا عطاء اللہ محمدی کی دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر عیسائی میاں بیوی نے اسلام قبول کر لیا۔ مولانا صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی کی تقریب میں ان کو کلمہ پڑھایا اور اس موقع پر متعدد علماء اکرام موجود تھے۔ آدی کا اسلامی نام اعجاز احمد اور بیوی کا نام عائشہ رکھا گیا۔ تمام شرکائے مجلس نے جوڑے کو مبارکباد دی اور استقامت کی دعا کی۔ اس موقع پر اخباری نمائندے اور الیکٹرونک میڈیا بھی موجود تھا۔ حافظ محمد عمران تبسم صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب نے مولانا عطاء اللہ محمدی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ یاد رہے کہ مولانا محمدی صاحب کے ہاتھوں پہلے بھی کئی خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

منجانب: (مولانا) لقمان علوی، ناظم تبلیغ حافظ آباد

### درس قرآن وحدیث

مرکزی جمعیت الہدیۃ تحصیل ساہیوال کے زیر اہتمام 26 نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد مبارک الہدیۃ کلیا رستی فاروقہ میں زیر امارت مناظر اسلام مولانا حافظ عبدالغفور ناظم ضلع سرگودھا اور زیر نگرانی مولانا غلام محمد ڈھڈی امیر تحصیل ساہیوال ایک تبلیغی و اصلاحی درس قرآن وحدیث کا اہتمام کیا گیا جس میں ترجمان مسلک الہدیۃ سید محمد بسطین شاہ نقوی نے مقام حدیث اور مسلک الہدیۃ کے عنوان پر مفصل خطاب کیا۔

مولانا حافظ عبدالوحید فاروقی ناظم نشر و اشاعت تحصیل سلاوالی

### خاتم النینین الہدیۃ کانفرنس (سلاوالی)

مرکزی جمعیت الہدیۃ شہر سرگودھا کے زیر اہتمام دوسری سالانہ عظیم الشان خاتم النینین الہدیۃ کانفرنس 28 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد الہدیۃ 19 بلاک سرگودھا میں زیر امارت جناب عرفان اللہ ثنائی امیر شہر سرگودھا اور زیر نگرانی قاری عمر فاروق مدیر جامع رحمانیہ 19 بلاک سرگودھا منعقد ہوئی۔ جس میں خصوصی خطاب حافظ ذاکر الرحمان صدیقی صدر الہدیۃ یوتھ فورس پاکستان نے ”ملک میں نفاذ اسلام“ کے عنوان پر اور عظیم کارڈاکٹر سید طیب الرحمان شاہ زیدی نے ”توحید“ کے عنوان پر اور ترجمان مسلک الہدیۃ سید محمد بسطین شاہ نقوی نے ”ختم نبوت کے تقاضے“ اور آخری مفصل خطاب پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے ”عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت“ کے حوالے سے کیا۔

منجانب: چوہدری محمد نعیم، ناظم تحصیل سلاوالی

### مبارکباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سرگرم کارکن حاجی محمد بونا پاکستان نیشنل مسلم لیگ کی ٹکٹ پر وارڈ نمبر 31 سٹی گوجرہ سے کونسلر منتخب ہو گئے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما ڈاکٹر محمد حسن ذمہ داران مولانا عبدالقادر عثمان، حافظ محمد اسلم جٹ، میاں محمد افضل، ملک محمد اسلم آزاد، محمد سرفراز حسن، اہل حدیث یوتھ فورس گوجرہ کے صدر ملک محمد ارشد نے حاجی محمد بونا کو کونسلر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد دی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

### افسوس ناک حادثہ!

مرکزی جمعیت اہل حدیث L-136/9 کے بزرگ چوہدری عبدالجید کی دو بیٹیاں رکتہ پر دیگر ساتھی طالبات کے ساتھ سکول جاری تھیں کہ ساہیوال بانی پاس چوک میں طالبات سے بھرا رکتہ مخالف سمت سے آنے والے آئل ٹینکر سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں چوہدری عبدالجید کی ایک بیٹی جو کلاس ششم کی طالبہ تھی موقعہ پر جاں بحق ہو گئی اور دوسری بیٹی دیگر طالبات کے ساتھ شدید زخمی ہو گئی۔ رکتہ ڈرائیور چوہدری عبدالجید کے بھائی محمد شعیب کا پوتا تھا وہ بھی شدید زخمی ہے۔ مرحومہ بیٹی کی نماز جنازہ مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی حفظہ اللہ نے پڑھائی، ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ قارئین کرام! اس افسوس ناک حادثہ پر چوہدری عبدالجید کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

قاری محمد حسن سلفی، جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

## گیارہویں سالانہ منہاج الاسلام کانفرنس

✽ مورخہ 14 نومبر 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث کے سالانہ امتحانات کے موقع پر گیارہویں منہاج الاسلام کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر رحیم یار خاں شیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی صاحب نے فرمائی جبکہ مہمانان گرامی ضلعی ناظم رحیم یار خاں شیخ حافظ محمد اسلم حنیف، تحصیل امیر رحیم یار خاں مرزا افتخار بیگ، چوہدری محمد بابر تھے۔ (کانفرنس کا آغاز جناب حافظ منیب الرحمن آف بہاولپور کی تلاوت سے ہوا، بعدہ نظم توحید جناب محمد ارشد چوک FFC نے پیش کی۔) پہلی تقریر جناب حافظ عبدالقہار رحمن (شیخ الحدیث امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ) نے کی (دوسری تقریر) سے قبل کانفرنس کے روح رواں صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین نے پرسوز آواز میں تلاوت کی اور صدر پڑھا جس سے جلسہ گاہ ایک بار سبحان اللہ! ماشاء اللہ کی آواز سے گونج اٹھا (دوسری تقریر) ضلعی امیر حافظ محمد اسلم حنیف نے فرمائی (انعامات تقسیم) دوسری تقریر کے بعد بانی مہتمم مرکز ہذا صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قسوری نے رزلٹ کا اعلان کیا اور کامیاب طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم ہوئے۔ بڑی کلاس ترجمہ میں ضلعی ناظم حافظ اسلم حنیف نے تقسیم کیے (دوسری ترجمہ کلاس) میں حافظ محمد عمران زاہدی نے انعامات تقسیم کیے (ناظرۃ القرآن وحفظ القرآن) میں مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خاں نے انعامات تقسیم کیے (تیسری تقریر) جناب قاری محمد اقبال قسوری نے فرمائی (چوتھی تقریر) جناب قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی نے ڈیزہ گھنٹہ ”بیٹی کی عظمت پر فرمائی (پانچواں خطاب) جناب مولانا عبدالننان راج نے ایک گھنٹہ ”سب تن پاک“ کے عنوان پر فرمایا (چھٹا خطاب) قاری بنیامین عابد نے (اصلاح معاشرہ) کے عنوان پر سوا گھنٹہ خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں پورے ضلع سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ (دعا) اللہ کریم قبول فرما کر ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین! اخباری میڈیا نے کانفرنس کو بڑی کوریج دی۔

منجانب: خادم العلم والعلماء صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قسوری رحیم یار خاں بانی و مہتمم مرکز ہذا

## کابینہ مرکزی جمعیت اہلحدیث گنج بخش ٹاؤن لاہور

✽ سرپرست: پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ☆ نائب سرپرست: مولانا ذریعہ احمد سبحانی ☆ امیر: قاری حبیب اللہ ساقی ☆ نائب امیر: رانا عبدالوہید ☆ نائب امیر محمد طارق چوہدری ☆ ناظم: شوکت ضیاء چوہدری ☆ نائب ناظم: مولانا ظہور الاسلام ☆ ناظم مالیات: میاں محمد متیق الزماں ☆ نائب ناظم مالیات: عبدالسلام منہاس ☆ ناظم اطلاعات: حاجی عبدالقیوم ☆ ناظم تبلیغ: حافظ محمد صدیق ☆ نائب ناظم تبلیغ: قاری کلیم اللہ ☆ ناظم تعلقات عامہ: عبدالننان گروہال۔

منجانب: حاجی عبدالقیوم ناظم اطلاعات گنج بخش ٹاؤن لاہور

## بچوں کا تقریری مقابلہ

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث سیکٹر ترکمنی بنگلہ کے زیر اہتمام 21 نومبر 2015ء گجرانوالہ میں بچوں کا تقریری مقابلہ ہوا اور آخر میں خصوصی خطاب سید امجد علی شاہ آف گوجرانوالہ نے کیا۔ میزبان حافظ عثمان سلفی صدر AYF ترکمنی تھے۔ اس موقع پر وائس چیئرمین قاضی مشتاق احمد گجر مہمان خصوصی تھے۔

منجانب: قاری بلال شاد ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

## بچوں کا تقریری مقابلہ

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث سیکٹر ترکمنی بنگلہ کے زیر اہتمام 21 نومبر 2015ء گجرانوالہ میں بچوں کا تقریری مقابلہ ہوا اور آخر میں خصوصی خطاب سید امجد علی شاہ آف گوجرانوالہ نے کیا۔ میزبان حافظ عثمان سلفی صدر AYF ترکمنی تھے۔ اس موقع پر وائس چیئرمین قاضی مشتاق احمد گجر مہمان خصوصی تھے۔

منجانب: قاری بلال شاد ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

## سیرت ساقی کوثر کانفرنس

✽ 14 ربیع الاول بمطابق 26 دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء، بمقام جامع مسجد اہلحدیث مال چک 67 رب فیصل آباد میں سیرت ساقی کوثر کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، خصوصی خطاب مولانا منظور احمد، مولانا احمد حسن ساجد و دیگر علماء کرام۔ اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے۔

منجانب: قاری عبدالستار قاسم

## اہل حدیث کانفرنس

✽ مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس چک دیونہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ایک روزہ اہل حدیث کانفرنس 19 دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علامہ طارق محمود یزدانی، مولانا بسطنین شاہ نقوی، مولانا بنیامین عابد اور شیر پنجاب مولانا منظور احمد خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: مقامی انتظامیہ گاؤں ہذا

## حکیم عبدالکریم بھٹی کا طبی دورہ

فاضل الطب والجراح رجسٹرڈ درجہ اول ڈبل ایوارڈ یافتہ، گولڈ میڈلسٹ، بین الاقوامی شہرت یافتہ سابق لیکچرار طبیہ کالج، ماہر معالج، علاج بالہدیز، علاج بالغذاء، علاج بالدواء۔ حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی درج ذیل شہروں میں مریضوں کا معائنہ کریں گے:

16 دسمبر سکھر۔ 23 دسمبر راولپنڈی۔ 30 دسمبر بہاولپور۔ 13 جنوری اٹک۔ 20 جنوری فورٹ عباس۔ 27 جنوری حیدرآباد

## جوہر نایاب

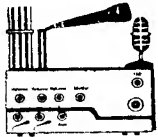
جدید طبی ریسرچ (مایوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر



نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی  
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

## وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث دی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

## دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معاینکین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ وہی نہیں سکتا کہ خونی تپش ہوں اور تنکے کباب روٹ روٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تربہایت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت جہرہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ جہرہ کے دوران بے شمار منکی وغیر منکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیبہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا نخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والوں بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفاء کا ملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوا نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چائیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	بہرہ بین	بول بتری	کالی کھانسی	بھگندہ	انھرا	بال گرنا	وال کی کھینچ
حقیقہ	رال بہنا	مرچی	پلورسی	بولنا بند ہونا	بے اولادی	بال سفید ہونا	کی ہرم
نسیان	سوندھ کے پھالے	خاموش جنون	بلڈ پریشر	سلسل لہول	وج المفاصل	کنجاہن	لیکھولیا
ثواب میں ڈرنا	سوندھ سے بدبو	سرمام	دل کا ڈوبنا	آتشک	کمر درد	فی خون	عنات
حواس باختہ ہونا	بھوک بند ہونا	کیرہ	داخلی قبض	امراض بردانہ	الرجی	فالج	ایزوہرمیا
سکتہ	شوگر	دمہ	آنتوں کے زخم	امراض زنانہ	برص	اعصابی کمزوری	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں  
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

**70010101053034**

## ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

**034575451199**

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

نئی منڈی جلیب آباد تحصیل پتو کی ڈویژن لاہور

رابطہ نمبر

**0345-7545119**

**0313-7545119**

**Email :hakeemkarimbhatti@outlook.com**

عرصہ 47 سال سے جہدوں کی خدمت میں پیش پیش

あつて

ایمپی فائر و وٹیکر (جزء ۱)

ہمارے بچے ایچ پی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹنڈ اور متعلقہ سپر پارس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک میں میز دسٹی کالج کو جبرانوالہ

**0300-6430739**  
**055-4213430**

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹرز: ایم اے ایم اے (ایم اے ایم اے)

三

ایڈیٹوریل فاؤنڈیشن  
ایڈیٹوریل فاؤنڈیشن

ہمارے ہاں نئے اسمبلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹنڈ اور متعلقہ سپیر پارس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

افتح ایملی فارلا و د پیکر

# AI-Fatah

نیو یارک کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایٹمی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی

بارن، سٹینڈ، U.P.S، کام پیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ مکمل کے پاس تشریف لائیں۔

نیائیں چوک نزدیکی کا گوجر انوالہ

**Mob:0321-7432246**

**Mob:0334-7967107**

Ph:055-4230167

مساجد مدارس سکولوں اور گھروں میں قرآن مجید پڑھانے والے تمام حفظ و ناظرہ کے اساتذہ کرام کے لیے

# ترہستی ورکشاپ

## ترہستی عناوین

- 1 تدریس کے چند بنیادی اصول جن کا جاننا ہر استاذ کے لیے ضروری ہے۔
- 2 مکمل قاعدہ پڑھانے کا جدید اور منفرد طریقہ جس میں ہر تختی کے متعلق نئی معلومات اور نیا انداز۔  
نیز مکمل قاعدہ بالا اختصار پڑھانے کا طریقہ۔
- 3 ناظرہ قرآن مجید حفاظ کی طرح روانی سے اور تھوڑے وقت میں پڑھانے کا جدید طریقہ۔
- 4 ناظرہ کے 100 سے زائد طلبہ کو صرف 40 منٹ میں سبق پڑھانے ہی نہیں بلکہ یاد کروانے کا جدید طریقہ۔
- 5 حفظ القرآن کے بچوں کو سبق یاد کروانے اور سننے کے 12 نکات۔
- 6 سبقی پارے کے متعلق بہترین اور جدید رہنمائی۔
- 7 حفاظ کی منزل سننے اور یاد کروانے کے 10 طریقے۔
- 8 استاذ پہلی بار کوئی کلاس پڑھانا شروع کرے تو کیسے کرے۔
- 9 استاذ اپنی عزت بچوں والدین اور انتظامیہ میں کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔
- 10 بچوں کی تربیت کے چند اسلوب۔ تجوید کے چند قواعد اور عملی مشق۔

ضلعی اور تحصیل سطح پر جو احباب درج بالا ورکشاپ کروانا چاہتے ہیں وہ ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

0300-7104781 - 0300-7982977



قاری عبدالقیوم مدیر مرکز ابو بکر صدیقؓ 204/R.B کینال روڈ فیصل آباد



علمی تحقیقی و اصلاحی مطبوعات



دلکش و اعلیٰ معیار کے ساتھ

# اب سیرت کے پھولوں سے مہکے زمانہ

## مکتبہ اسلامیہ کی اہم اور منفرد کاوشیں



سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھے گئے مضامین و مقالات کا بہترین مجموعہ

**سیرت رحمۃ للعالمین**

مختصر مگر جامع تحریر

آسان فہم انداز

اس موضوع پر مستند کاوش

تالیف محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

سیرۃ النبی ﷺ پر ایک بہترین اور جامع کتاب

شائقین سیرت نبوی ﷺ کے لیے

رحمۃ للعالمین امتیازی

خوبیوں کے ساتھ پیش خدمت ہے

**رحمۃ للعالمین**

تالیف قاضی محمد سلیمان بنوری

ترجمہ و تصحیح پروفیسر محمد صفر

تقریباً 1921-1933ء

سیرت کے موضوع پر پیش

4 جلدوں میں

خطبہ انداز میں منقولہ و مکررہ رول

**سیرت مصطفیٰ ﷺ**

جلداول

تالیف

پروفیسر حافظ عبد الستار رحمۃ اللہ علیہ

محسن انسانیت کی سیرت پر منفرد اسلوب کی حامل ایک جامع کتاب

تالیف

غلام شبلی نعمانی

غلام سیّد عیسیٰ خان ندوی

4 جلدوں میں

**سیرۃ النبی ﷺ**

مختصر و مفید

سیرۃ النبی ﷺ پر

ایک بہترین کتاب

تالیف

غلام شبلی نعمانی

**رحمۃ عالم**

**مقالات سیرت**

ڈاکٹر محمد حسین مظہر صدیقی کے سیرت پر لکھے گئے مقالات کا مجموعہ

ترجمہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

تقریباً 1921-1933ء

سیرت کے موضوع پر پیش

4 جلدوں میں

**۴۰ خصوصیات محمد ﷺ**

تالیف

شیخ محمد عظیم خاں صلیبی

شیخ ابوتراب نعیمی

محققین پاکستان کی جانب سے لکھی گئی پہلی انشائیہ کتاب

**معلم اخلاق**

تالیف

فیضیہ اشجاف خاں خاں خاں

**نبی اکرم ﷺ کے شہروز**

تالیف

خالد بن محمد عطیہ

قرآن مجید تفاسیر

احادیث سیرت نبوی

تاریخ اسلام فقہ و فرائض

فتاویٰ اسلامیہ

اور دیگر اسلامی و اصلاحی کتب

ضمیمہ کیلئے تقسیم نہیں

شعبہ سیرت میں صحت بخانیں

اقبال کوئی

عمدہ ذائقہ

**الاسامیہ شہد**

1000 گرام

500 گرام 250 گرام

کی خوبصورت پیکنگ میں

042-37244973

042-37232369

ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

041-2631204

041-2641204

بیسمنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ فیصل آباد

لاہور

**مکتبہ اسلامیہ**





ہم دین اسی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بذریعہ خط و کتابت آتے ابھریے قرآن مجہد سے رہائیں کرنا سیکھتے

خصوصیات

ایک ایسا کورس

داخلد جاری ہے

مہتمم قرآن و حدیث

(برائے غنائین و حضرات)

مفسر قرآن نفیس دہلوی

زیر نگرانی

مسلم احادیث الدین اور احادیث

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

لاکھوں روپے کی کتابوں کا شاندار لائبریری بیچ | مدت کورس 4 ماہ

- جو ملازمے ایک گھر و ملازمہ کے چھ مہینے تک مالک سے
- جو آپ کو گا گا کرے تجھے اللہ تعالیٰ کے اصل مقصد سے
- جو آپ کو ہوا و شام کے لئے ایسا جوی و سرور کی زندگی سے
- جو مجھ پر سنا کی زندگی کی اتنی خوشیوں سے
- جو سنا کہ ہر روز صبح سویرے



کامیاب بننے والے  
تجربہ کار، ملازمہ  
بہنیں کے لئے  
تجربہ کار ایمان کا  
جو مقصد ہے  
جیسا کہ

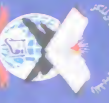
دس دس ہزار روپے کی  
کتابوں پر مشتمل پچیس (25)  
اسٹیشن انعامات

تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے  
خواتین و حضرات کیلئے مقررہ قرآن مجید کا بہترین موقع

کورس بذریعہ ویڈیو، ای میل اور SMS  
ہر س ہفتے کے لئے اپنا نام ارسال کریں

فرسٹ پوزیشن	بکاس ہزار (50,000) روپے کی کتابیں + گولڈ میڈل
سیکنڈ پوزیشن	پتیس ہزار (45,000) روپے کی کتابیں + گولڈ میڈل
تھرڈ پوزیشن	پنچیس ہزار (35,000) روپے کی کتابیں + گولڈ میڈل
فوتھ پوزیشن	دس ہزار (25,000) روپے کی کتابیں + گولڈ میڈل

مکمل کورس + دسترس ٹرینس + ڈاک خرچ  
صرف 2000 روپے میں



ابو فہد قادری عبدالغنی شاہ  
مدیر فہم دین انسٹیٹیوٹ  
فون: 0300, 0332-8808064